(۴۸)عہدِ مابعد نبوی ﷺ کی عربی مبین کی تشکیل عام،متوسط وعمیق علم

جدید کا

(۴۹)مابعد عہدِ نبوی عربی مبین کی تشکیل جدید میں عام،متوسط وعمیق علم

ناکام ہونے والی اقوام کی لسان کا

(۵۰)مابعد عہدِ نبوی کی غیر عربی مبین السنہ کا عام،متوسط وعمیق علم

(۵۱)عہدِ حاضر میں عربی مبین کی تشکیل کی لسانی عام،متوسط وعمیق علم

صورتحال کا

(۵۲)عہدِ حاضر میں تشکیلی عربی مبین، تشکیلی معکوس عام،متوسط وعمیق علم

عربی مبین اور السنہ غیر عربی مبین کا

(۵) محورِ دوم: محورِ ادب:

(الف) عربی مبین: اول

(۱)نوری ادب کا عام،متوسط وعمیق علم

(۲)ناری ادب کا عام،متوسط وعمیق علم

(۳)سمائی ادب کا عام،متوسط وعمیق علم

(۴)ظلماتی ادب کا عام،متوسط وعمیق علم

(۵)الجنۃ کے ادب کا عام،متوسط وعمیق علم

(۶)ارضی ادب کا (ماقبل تسخیر) عام،متوسط وعمیق علم

(۷)ارضی جماداتی ادب کا (مابعد تسخیر) عام،متوسط وعمیق علم

(۸)ارضی نباتاتی ادب کا عام،متوسط وعمیق علم

(۹)ارضی حیواناتی ادب کا عام،متوسط وعمیق علم

(۱۰)صوتیاتی ادب کا عام،متوسط وعمیق علم

(۱۱)اشاراتی ادب کا عام،متوسط وعمیق علم

Marfat.com

(۱۲)علاماتی ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۳)صوری ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۴)قراءتی ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۵)لہجاتی ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۶)لسانی ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۷)کتابتی ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم

(ب) عربی مبین: دوم:

(۱)تکوینی ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۲)تخلیقی ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۳)تربیتی ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۴)ماوراء الجنۃ بشری ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۵)الجنۃ کے بشری ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۶)عہدِ آدم وحوا تا عہدِ خاتم النبیین کے عربیٔ مبین ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۷)عہدِ آدم وحوا تا عہدِ خاتم النبیین کے غیر عربیٔ مبین ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۸)عہدِ آدم وحوا تا عہد خاتم النبیین کے عربیٔ مبین معکوس کے ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۹)مابعد عہد نبوی ﷺ تشکیلی عربی مبین ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۰)مابعد عہد نبوی غیر عربی مبین ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۱)مابعد عہد نبوی عربی مبین معکوس کے ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۲)عہد حاضر کی تشکیلی عربی مبین ادب کا	عام، متوسط وعمیق علم

Marfat.com

(۱۳)عہدِ حاضر کی غیر عربی مبین ادب کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۱۴)عہدِ حاضر کی عربی مبین معکوس ادب کا	عام، متوسط و عمیق علم

(۶) محورِ سوم: محورِ تاریخ

(الف)

(۱)تکوینی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۲)تخلیقی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۳)ترمیمی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۴)تسخیری تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۵)منصبی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۶)احتسابی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۷)فلسفۂ تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۸)زمانی و مکانی سطح کی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۹)بشری سطح کی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۱۰)اجتماعی سطح کی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۱۱)انفرادی سطح کی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۱۲)آثاری تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۱۳)جاری تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۱۴)مستقبلی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۱۵)اخروی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۱۶)شہودی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم
(۱۷)تجرباتی تاریخ کا	عام، متوسط و عمیق علم

Marfat.com

(ب) بشری تاریخ کے تناظر وتعامل میں

(۱)نوری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۲)ظلماتی تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۳)ناری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۴)ارضی تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۵)جماداتی تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۶)نباتاتی تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۷)حیواناتی تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۸)عقوبتی تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(ج) بشری تاریخ کی تفصیلات: (تفصیلات سے مراد محض معروف تفصیل نہیں بلکہ قرآنی اصطلاح فصلناہ تفصیلا ہے) یہ تفصیلی تاریخ دراصل حقیقی، منصبی، واقعاتی، حادثاتی، اور کیفیاتی بشری تاریخ ہے۔ اس کا مرکز ومحور نہ سنین ہیں، نہ بادشاہ، نہ طرز حکمرانی نہ مالی صورتحال بلکہ دراصل اس کی حقیقی سطح معرکۂ خیر وشر کی سطح ہے۔ معرکۂ خیر وشر سے الگ روئے ارض پر بشری تاریخ جمادات، نباتات وحیوانات کی تاریخ ہو جائے گی۔

(۱)ماقبل الجنۃ کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۲)الجنۃ کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۳)ھبوطِ آدم کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۴)عہدِ آدم وحوا تا عہد خاتم النبیین کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۵)عہدِ مابعد خاتم النبیین کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۶) عہدِ حاضر کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۷)عہدِ مستقبل قریب کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۸)عہدِ مستقبل بعید کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

Marfat.com

(۹)عہدِ برزخ برزمین کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۱۰)عہدِ آخرت مابعد برزخ کی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۱۱)عہدِ حاضر میں جاری (غیر حرکی وحرکی) بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۱۲)جاری شہودی مستقبلی بشری تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۱۳)اخروی شہودی مستقبلی تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۱۴)معکوی (۱)اخروی بہ دنیوی (۲)دنیوی بہ اخروی (۳)ماضوی بہ مستقبلی (ماضی میں)(۴) مستقبلی بہ ماضوی (ماضی میں) کی تاریخ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۷) محورِ چہارم: محورِ سرالسمٰوات والارض غیر روحانی

(۱)علم اَمر کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۲)علم خلق کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۳)علم تکوین کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۴)علم تخلیق کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۵)علم سنت اللہ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۶)علم ترتیب کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۷)علم ترزیق کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۸)علم سنت الارض وعادۃ اللہ فی الارض کا (نور وظلمات کا) — عام، متوسط وعمیق علم

(۱)علم طبیعات کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۲)علم کیمیا کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۳)علم عدد کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۴)علم حساب کا — عام، متوسط وعمیق علم

Marfat.com

(۵)علم برکا	عام، متوسط وعمیق علم
(۶)علم بحرکا	عام، متوسط وعمیق علم
(۷)علم فضاء کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۸)علم ملاء کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۹)علم خلاء کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۰)علم نور کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۱)علم ظلمات کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۲)علم نار کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۳)علم ارض کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۴)علم سماء کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۵)علم طبقات ارض کا (ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۶)علم طبقات ارض کا (ماورزاء ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۷)علم جغرافیہ کا (ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۸)علم جغرافیہ کا (ماوراء ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۱۹)علم جمادات کا (ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۲۰)علم جمادات کا (ماوراء ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۲۱)علم نباتات کا (ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۲۲)علم نباتات کا (ماوراء ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۲۳)علم حیوانات کا (ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۲۴)علم حیوانات کا (ماوراء ارضی)	عام، متوسط وعمیق علم
(۲۵)علم مخلوقات نوری کا	عام، متوسط وعمیق علم
(۲۶)علم مخلوقات ناری کا	عام، متوسط وعمیق علم

Marfat.com

(۲۷)علم مخلوقات ارضی کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۲۸)علم ماءطیب کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۸) محورِ پنجم: محورِ سرالسمٰوات والارض روحانی

(۱)علم نظام تکوین کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۲)علم نظام خلق کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۳)علم نظام عوالم کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۴)علم نظام الارض کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۵)علم نظام خیر وشر کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۶)علم نظام ربط کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۷)علم نظام ہدایت کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۸)علم نظام دین وشرع کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۹)علم نظام معاشرہ کا — عام، متوسط وعمیق علم

(۱۰)علم نظام مکافات کا — عام، متوسط وعمیق علم

(ان کی تفصیلات عاجز کی کتاب عالم اسلام کی روحانی صورت حال صفحات ۱۷ تا ۳۱ میں ملاحظہ فرمائیں)

تدبیر وتوجیہ۔۱ (حصۂ چہارم)

توجیہ وتشکیل: اول

'انفاقی قیام' کی بحال

(۱) 'مستقر' پر پہلا عمل 'قیام' ہے۔ 'قیام' کا آخری مرحلہ 'اقامت' ہے۔ 'اقامت' کا آخری مرحلہ 'اقامت جہاد' ہے۔ 'اقامت جہاد' کا پہلا مرحلہ 'اقامت صلوٰۃ' ہے اور 'اقامت صلوٰۃ' کا پہلا مرحلہ 'بناء مسجد' ہے۔

(۲) روئے ارض پر صالح ترین اور پاک ترین مسجدیں کون کون سی ہیں اور وہ کیسے بنیں؟ اور اسی کے تتبع میں مسجدیں کیسے بن سکتی ہیں؟

(۳) روئے ارض پر صالح ترین اور پاک ترین مسجدیں صرف وہ مسجدیں ہیں جو انفاقی (اور وہ بھی درجۂ اول اور درجۂ دوم میں) طور پر بنائی گئی ہیں۔ ایسی مشہور ترین انفاقی مسجدیں درج ذیل ہیں:

(۱) مسجدِ تین — جسے حضرت آدم علیہ السلام نے بنائی

(۲) مسجدِ زیتون — جسے حضرت نوح علیہ السلام نے بنائی

(۳) مسجدِ بلدامین — جسے حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے بنائی

(۴) مسجدِ طورِ سینین — جسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے بنائی

(۵) مسجدِ النبی — جسے نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی

(۴) ایسی صالح ترین اور پاک ترین مسجدوں کے تتبع میں مسجد بنانے میں درج ذیل امور کا لحاظ

Marfat.com

کیا جانا چاہیے:

(۱) ایسی صالح ترین اور پاک ترین مسجد کی تعمیر میں تین امور شامل ہیں:

(۱) ارض (مستقر) ۔

(۲) ارض (متاع)

(۳) عبادت (محنت)

(۲) اس میں:

(۱) ارض (مستقر) اللہ کی جانب سے

(۲) ارض (متاع) اللہ کی جانب سے

(۳) عبادت (محنت) بندہ کی جانب سے

اسی کا ذکر البقرۃ آیت ۱۲۷ میں ہے۔ اور یہی مسجد جنتی سطح کی مسجد ہے اور اس کے بارے میں کہا گیا: مسجدیں جنت کا باغ ہیں۔

(۵) اس روئے ارض پر صالح ترین اور پاک ترین مسجدیں وہ ہیں جو اللہ کی خالصہ زمین پر، اللہ کے خالصہ مواد سے، صرف لوجہ اللہ عبادت (محنت) سے بنی ہوں اور ان میں کسی قسم کے مال کا استعمال قطعاً نہ ہوا ہو یا درجۂ انفاقی اول و دوم میں ہوا ہو۔

(۶) امر اول: صالح ترین اور پاک ترین زمین (مستقر)

(۱) دین اللہ میں پوری روئے ارض 'خالصہ' ہے یعنی وقف للّٰلہ ہے۔ چنانچہ عہد حاضر میں اگر کوئی ایسی زمین روئے ارض پر ہے تو وہ صالح ترین اور پاک ترین زمین ہے۔ اور اگر ایسی کوئی زمین روئے ارض پر پائی نہیں جاتی جو 'خالصہ' ہو تو گویا روئے ارض کی ساری زمینیں ــــ 'غصب شدہ' ــــ ہیں۔

(۲) مسجد زمین پر بنائی جائے ۔ یعنی رہائشی ، تجارتی یا صنعتی مجموعوں

Marfat.com

(Complexes) میں اس طرح قطعاً نہ ہوں کہ:

(۱) نیچے مسجد ہو اور اوپر رہائشی یا تجارتی حصے یا

(۲) درمیان میں مسجد ہو اور نیچے اوپر رہائشی یا تجارتی حصے

(۳) اوپر مسجد ہو اور نیچے رہائشی یا تجارتی حصے۔

(۳) امرِ اوّل کے تحت صورت و گنجائش یہ ہے کہ اگر زمین کی صورت و حالت واقعی انفاقی درجہ اوّل و دوم کی نہ ہو جب بھی بعض عبوری صورتوں میں بنا ممکن ہے۔ [تاہم عبوری صورتوں کو مستقل صورت تسلیم کر لینا نادرست ہوگا۔ اگر بوجوہ ایسی ہیئت حاکمہ نہیں جو اقامتِ صلوٰۃ کر سکے اور اقامتِ صلوٰۃ کے لئے اللہ کی زمین کو واگزار کرا کے اسے خالصہ بنائے تو اولاً ایسی صورت میں مسجد کی بناء سے زیادہ ضروری ہیئت حاکمہ کی تشکیل ہے جو اقامتِ صلوٰۃ کرنے کی اہل ہو اور اس کے لئے زمین کو خالصہ بنائے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مقامات سے ہجرت لازم قرار پاتی ہے جہاں ہیئت حاکمہ منہدم ہو جائے جو اقامت صلوٰۃ کر سکے اور ایسے مقام سے جہاں ایسی ہیئت حاکمہ قائم ہو ایسے مقام کی طرف ترک مکانی حرام ہے جہاں اقامتِ صلوٰۃ کرنے والی ہیئت قائم نہیں خواہ عملاً پہلی ہیئت حاکمہ ظالم و جابر ہی کیوں نہ ہو جائے اس وقت تک وہاں سے اجازت ہجرت نہیں جب تک وہ کفرِ بواح نہ کرے۔] اگر زمین ان معنوں میں خالصہ نہیں کہ وہ کسی فرد کی ذاتی ملکیت ہے تو اسے صالح اور پاک ترین مال کے عوض اپنے حق سے دستبرداری اور زمین کی بحالی کے لئے راضی کیا جا سکتا ہے۔ یہ عاجز اس صورت میں بھی اس کے لئے 'بیع و شراء' کے الفاظ استعمال کرنے کو درست نہیں سمجھتا۔

(۷) امرِ دوم: صالح ترین اور پاک ترین مواد تعمیر (متاع)

(۱) مسجد کی تعمیر صرف انفاقی مواد سے ہو۔ یعنی، مٹی، پتھر، لکڑی وغیرہ سے۔

(۲) یہ مواد اموال خالصہ ہوں اور انھیں انفاقی طور پر حاصل کیا گیا ہو۔

Marfat.com

(۳) امر دوم میں بھی دو باتوں کی گنجائش ہے:

(۱) اگر بوجوہ تعمیر کے یہ مواد اموال خالصہ کی صورت میں دستیاب نہ ہوں تو اس کی گنجائش ہے کہ بدرجۂ آخر مجبوراً انھیں صالح ترین مال سے بیع وشراء کی صالح ترین صورت میں حاصل کی جائے۔

(۲) تعمیر کے دوران تعمیری مواد کا استعمال اگر انفاقی درجۂ اول یعنی درجۂ جارحہ متصل و منفصل میں نہ ہو سکے تو اس کی گنجائش ہے کہ انفاقی درجۂ دوم یعنی درجۂ آلہ میں کیا جا سکے۔

(۸) امرِ سوم: صالح ترین اور پاک ترین عبادت (محنت)

(۱) روئے ارض پر اعلیٰ ترین درجہ کے اہل ایمان مثلاً اولوالعزم انبیاء، انبیاء اور صالحین کا سب سے محبوب اور سب سے نازک عمل 'بناء مسجد' رہا ہے۔

(۲) ایسی مسجد کی بناء میں 'عبادت' (محنت) اہل ایمان کے لئے سب سے بڑی عبادت ہے۔

(۳) ایسی ہی مسجد کی بناء کے تعلق سے کہا گیا ہے: جو روئے ارض پر اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(۴) کمزور اہل ایمان کے لئے:

(۱) اللہ تعالیٰ سے اپنی عبدیت کے اظہار۔

(۲) اپنے احوال و اعمال کی درستگی اور اصلاح۔

(۳) گناہوں سے نجات۔

(۴) اپنے اموال میں پائی جانے والی خباثت سے بچتے ہوئے عبادت کا یہ سب سے اچھا طریقہ ہے۔

(۹) سب سے اچھی عبادت یہ ہے لوگ ایسی مسجد کی بناء کریں۔ بناء کے شرائط پوری کریں۔ شرائط

Marfat.com

پوری ہو جائیں تو مسجد کی بناء کریں۔ اور دوران بناء مواد تعمیر کی فراہمی اور مسجد کی تعمیر میں عبادت (محنت) کریں۔ روئے ارض پر مسجد کی تعمیر ایسا عظیم الشان عمل ہے کہ اگر دنیا کے موجودہ مسلم بادشاہوں اور حکمرانوں کو فی الواقع اس کی عظمت کی حقیقت معلوم ہو جائے تو وہ بناء مسجد کی شرائط پوری کرنے میں سر دھڑ کی بازی لگا دیں اور جب وہ شرائط پوری ہو جائیں تو اپنے ہاتھوں سے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لانے اور سر پر گارا اور پتھر ڈھونے اور چلچلاتی دھوپ میں اپنے ہاتھوں سے مسجد تعمیر کرنے میں لگ جائیں گے۔

(۱۰) تعمیر کے بعد ایسی مسجدوں کی صفائی و ستھرائی اور دیکھ ریکھ کا بھی یہی حکم ہے۔ زمان و مکان کو اب تک وہ نظارہ یاد ہے جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی کے علاوہ ہر ہفتہ مسجد قباء کی صفائی ستھرائی اور خاک روبی کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

(۱۱) صدیاں بیت گئیں روئے ارض ایسی مسجدوں، ان کے بنانے والوں، اور ان کی خاک روبی کرنے والوں سے خالی ہو گئی۔ بھلا اس صورت میں روئے زمین پر ابلیس کا غلبہ اور دجال اکبر کی آمد اور اس کے استقبال کی تیاریاں نہیں ہونگیں تو کیا خیر و برکت کا نزول ہوگا۔

Marfat.com

توجیہ و تشکیل: دوم

'انفاقی کسب' کی بحال

(۱) 'متاع' کے تعلق سے پہلا عمل 'کسب' ہے۔ 'کسب' کی سب سے ارفع صورت 'انفاقی عمل' سے 'انفاقی درجہ' میں 'انفاقی کسب' ہے۔

(۲) 'متاع' اور 'کسب' کی کیفیت کیا ہے؟

(۱) اللہ تعالیٰ نے روئے ارض پر پائے جانے والی اشیاء کو آدمی اور دیگر مخلوقات کے لئے 'متاع' بنایا ہے۔

(۲) تمام 'رزق' متاع ہے لیکن ہر 'متاع' "رزق" نہیں۔

(۳) روئے ارض پر 'برکت' انسانوں میں صرف اہل ایمان کے لئے اترتی ہے۔

(۴) روئے زمین پر موجود رزق تمام مخلوقات ارضی کے لئے کافی ہے۔ اس میں کمی کا الزام اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے اور اللہ کے باغیوں اور ابلیس کا قول اور اشتہار ہے۔

(۵) 'طیبات' سے رزق میں برکت اور 'سیئات و خبث' سے اس میں کمی واقع ہوتی ہے۔

(۶) ابلیس کی ہمہ دم کوشش یہ ہے کہ انسان کے رزق میں کمی واقع ہو جائے تا کہ انسان اللہ سے مایوس ہو کر ابلیس کی بات مان لے۔ رزق میں کمی واقع کرانے کے لئے وہ انسانوں کو سیئات اور خبث کو بڑھانے کی ترغیب دیتا ہے۔

(۷) 'حدود اللہ' کی حفاظت سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

Marfat.com

(۸) 'حدوداللہ' کی پامالی سے رزق میں کمی ہوجاتی ہے۔

(۹) 'حدوداللہ' کی خود حفاظت کرنے اور دوسروں سے حفاظت کروانے سے رزق میں برکت کی بحالی ہوجاتی ہے۔

(۱۰) روئے ارض پر بسنے والے اللہ کے باغیوں کو بھی صرف صالحین، اہل ایمان اور دیگر مخلوقات کے طفیل میں رزق ملتا ہے۔

(۱۱) اہل ثروت مسلمانوں کے رزق میں نادار اور مفلس مسلمانوں کے طفیل میں برکت ملتی ہے۔

(۱۲) جب مسلمان اہل ثروت نادار اور مفلس مسلمانوں پر رزق کے دروازے تنگ کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے رزق سے برکت اٹھالیتا ہے۔

(۱۳) حرام اور مشتبہات سے پاک حلال روزی، ماءطیب' اور ماءحیات' کی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے۔

(۱۴) حرام اور مشتبہ روزی' آگ' کے مانند ہے جو زمین پر ہی انسان کے سارے اعمال جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

(۱۵) حرام اور مشتبہات سے پاک تھوڑی مگر حلال روزی حرام اور مشتبہ مال کے پہاڑ سے بہتر ہے۔

(۱۶) 'حاجت' زندگی گزارنے کی کم سے کم صورت وحالت کو کہتے ہیں۔

(۱۷) 'حاجت' سے زیادہ 'اسباب حیات' رکھنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا اور اللہ کو ناراض کرنا ہے۔

(۱۸) 'حاجت' سے زیادہ مال جمع کرنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا اور اللہ کو ناراض کرنا ہے۔

Marfat.com

(۱۹) 'حاجت' سے زیادہ مکان یعنی رہائش گاہ رکھنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا اور اللہ کو ناراض کرنا ہے۔

(۲۰) 'حاجت' سے زیادہ سواری رکھنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا اور اللہ کو ناراض کرنا ہے۔

(۲۱) 'حاجت' سے زیادہ اسباب حیات رکھنا دراصل 'کنز' اور 'بذر' ہے اور 'انفاق اور عفو' کی خلاف ورزی۔

(۳) اہل ایمان کے لئے لازم ہے کہ وہ روئے ارض پر 'انفاقی رزق' کی بحالی کریں۔ (تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: دجال جلد دوم صفحات (۶۰۔۵۹)

Marfat.com

توجیہ وتشکیل: سوم

'انفاقی تغذیہ' کی بحالی

(۱) اہلِ ہم لازماً مصنوعی ماہی پروری (Artificial Fishery) سے کلی اجتناب کریں اور اسی طرح مصنوعی ماہی پروری سے پیداشدہ مچھلیوں کے کھانے سے سخت پرہیز کریں۔

(۲) اہلِ ہم لازماً مصنوعی مویشی پروری (Artificial Animal Husbandry) سے کلی اجتناب کریں اور اسی طرح مصنوعی مویشی پروری سے پیداشدہ مویشیوں کے گوشت کے کھانے سے سخت پرہیز کریں۔

(۳) اہلِ ہم لازماً جینیک طریقے سے تبدیل شدہ (Genetically Modified) اناج، مچھلیوں، مویشیوں، پھلوں، سبزیوں، وغیرہ سے کلی اجتناب کریں، نہ اس کام میں شامل ہوں نہ اس طرح پیدا کردہ اشیاء کا بالواسطہ یا بلاواسطہ استعمال کریں۔

(۴) اہلِ ہم لازماً مصنوعی مرغ پروری (Artificial Poultry Farming) سے کلی اجتناب کریں۔ اور اسی طرح مصنوعی مرغ پروری سے پیداشدہ انڈوں، چوزوں، برائلرز اور مرغوں اور مرغیوں کو کھانے سے سخت پرہیز کریں۔

(۵) اہلِ ہم مصنوعی کیمیاوی کھاد سے سبزیوں کو اگانے اور ایسی سبزیوں کے کھانے سے سخت اجتناب کریں۔

(۶) اہلِ ہم ہائی ٹیک کاشتکاری (Hi-Tech Cultivation) سے کلی اجتناب کریں۔

(۷) اہلِ ہم مصنوعی کیمیاوی کھاد (Artificial Fertilizer) سے کاشتکاری کرنے اور ایسی

Marfat.com

کاشتکاری سے پیدا شدہ اشیاء سے حتی الوسع اجتناب کریں۔

(۸) اہلِ ہم بازار میں اشیاء فروخت کرنے والوں مثلاً اناج، پھل، سبزی، گوشت، انڈا بیچنے والوں پر واضح کریں اور انھیں تاکید کریں کہ آپ ان سے پرہیز کرتے ہیں تاکہ کچھ عرصہ بعد ہی سہی وہ تاجرانہ طور پر آپ کی طلب کا لحاظ کرنے لگیں۔

(۹) اہلِ ہم اشیاء کو پیدا کرنے والوں مثلاً اناج، پھل، سبزی، گوشت، انڈا پیدا کرنے والوں پر واضح کریں اور انھیں تاکید کریں کہ آپ ان سے سخت پرہیز کرتے ہیں۔

(۱۰) ہوا، پانی اور مٹی کی ہائی ٹیک' (Commercialization) روئے زمین پر فسادِ عظیم ہے۔ اہلِ ہم کو ہر سطح پر اسے روکنے کی حسب استطاعت کوشش کرنی چاہیے یا کم از کم اس سے مجتنب رہنا چاہیے اور بالواسطہ یا بلاواسطہ اس میں شریک کار نہیں ہونا چاہیے۔

(۱۱) 'بوتلوں میں بند پینے کا پانی' اور 'ڈبوں میں بند سانس لینے کی ہوا' اور اس کی تجارت فتنۂ دجال اکبر کی عظیم نشانیوں میں سے ایک ہے کہ اب اس کی آمد آمد ہے۔

(۱۲) اہلِ ہم مقامی طور پر پیدا کردہ اشیاء مثلاً سبزیوں، اناجوں، حتی کہ جنگلی غذاؤں کو ترجیح دیں۔ بڑی تجارتی کاشتکاری (Large Commercial Cultivation) اور ہائی ٹیک کاشتکاری (High-tech Cultivation) سے حاصل اشیاء سے کلی اجتناب کریں۔

(۱۳) جو لوگ ہائی ٹیک بیج (High-Tech Seed) اور Hybrid قسموں کی چیزوں کا استعمال کر رہے ہیں ایسے لوگ اور ان اشیاء کا استعمال کرنے والے نہ صرف صریح ہلاکت کی طرف جا رہے ہیں بلکہ ان کا نصیبہ دجال اکبر کی جنت میں داخل ہو کر رہنا ہے۔

(۱۴) اہلِ ہم دودھ، شہد، پھل، جنگلی پھل، روٹی، ستو، گڑ، ابلے اناج، پالتو جانوروں کا بھنا یا ابلا ہوا گوشت، ابلی ہوئی ہری سبزیاں، دیسی مرغا یا مرغی اور ان کے انڈے، حتی کہ پتوں، ڈنٹھلوں اور گھاس کی روٹی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

Marfat.com

(۱۵) پوری امت مسلمہ محمدیہ کو بالعموم اور اہل ہمم کو بالخصوص چاہیئے کہ وہ فی الفور مندرجہ ذیل امور سے کلی یا حتی الوسع اجتناب کرنے کے اقدامات کریں۔ مزید اور ہولناک تباہی سے امت کو بچانے کی نسبتاً آسان اور دستیاب راہ فی الوقت یہی ہے:

(۱) ایسی دواؤں، انجکشن، ٹیکہ دیئے اور ڈراپ پلائے جانے سے کلی اجتناب کریں جن کے لئے کلی مہم (Sweeping Drive) چلائی جاتی ہوں۔ اب تک جو خرابیاں پیدا کردی گئی ہیں ان کی موجودگی میں ایسا اجتناب کرنے سے ابتداء کچھ نقصانات تو ہوں گے لیکن بالآخر بڑے نقصان سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔

(۲) جینٹیک طریقے سے پیدا کردہ (Genetically Produced/Induced/Modified) اناج، پھل، سبزی، گوشت، مچھلی اور مرغ سے کلی اجتناب کریں۔ اسی طرح ان اشیاء سے بنائے گئے کھانوں سے۔

(۳)

(۱) ڈبہ بند تمام نیم تیار غذائی چیزوں سے کلی اجتناب کریں۔

(۲) تمام زود غذاؤں (Fast Food) سے کلی اجتناب کریں۔

(۳) تمام نیم تیار غذائی اشیاء (Semi-Prepared Food Items) سے کلی اجتناب کریں۔

(۴) زیادہ بہتر ہوتا کہ لوگ کل تک نسبتاً محفوظ ایسے عام غذائی اجناس سے بھی کلی اجتناب کرتے مثلاً پسے ہوئے مسالوں سے۔

(۴)

(۱) ہر طرح کے مشروبات (Cold-Drinks) سے کلی، فوری اور سختی سے اجتناب کریں۔ اس کی بجائے قدیمی اور روایتی شربت اور دیگر مشروبات کو رواج دیں۔

Marfat.com

(۲) اسنس (Essence) کے ہر طرح کے استعمال سے غذا کو بچائیں۔ایسی غذا سے کلی اجتناب کریں۔

(۳) ذائقہ کے لئے عصری تمام اشیاء (Flavour) سے کلی اجتناب کریں۔

(۵)

(۱) گھر یا مقامی طور پر اور معتمد علیہ نانبائیوں کے ذریعہ تیار کردہ بسکٹوں کے علاوہ ہر طرح کے بسکٹوں، چاکلیٹوں اور کنفیکشنری سے کلی اجتناب کریں۔

(۲) ڈبہ بند دودھ، جمائے ہوئے دودھ (Condenced Milk) سفوف خشک دودھ (Milk Powder) سے کلی اجتناب کریں۔

(۳) ڈبہ بند شہد سے بھی کلی اجتناب کریں الا یہ کہ اطمینان ہو۔

(۴) دودھ، دہی، گھی، پنیر وغیرہ کی ضرورت گھروں یا پڑوس یا محلے میں ہی پوری کر لی جائیں تو بہتر ہے۔

(۶)

(۱) پھولوں یا مشک سے بنایا گیا پاک عطر ملے تو لگائیں ورنہ ہر قسم کے مصنوعی اور کیمیاوی خوشبو سے کلی اجتناب کریں۔ مشرق وسطی سے درآمد کردہ مغربی خوشبوؤں سے کلی اجتناب کریں۔عطر نہ لگانا نجس ہونے یا ہلاک ہونے سے بہتر ہے۔

(۲) زیبائش کے تمام عصری اشیاء (Cosmetic Items) سے کلی اجتناب کریں اور اس کی جگہ روایتی طریقوں کا استعمال کریں۔

(۷) لکڑی، چمڑے اور سوتی یا ریشمی کپڑوں سے بنے گھریلو کھلونوں کے علاوہ عصری تمام کھلونوں سے مسلمان بچوں کو کلی اور فوری طور پر بچایا جائے۔ کیمیاوی مادوں سے تیار کردہ یہ کھلونے دراصل کیمیاوی، حیاتیاتی اور جراثیمی ہتھیار ہیں جن سے آئندہ کی پوری مسلم نسل کو

Marfat.com

شدید خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔

(۸) ان امور سے کلی، فوری اور سختی سے اجتناب کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عصر حاضر میں یہ تمام راستے دراصل جنگ کے راستے ہیں اور یہ اشیاء نہیں بلکہ غالب قوم کے جراثیمی، حیاتیاتی اور کیمیاوی اسلحے ہیں۔ اب کسی قوم کا خاتمہ کرنے کے لئے ٹینکوں سے حملے اور ہوائی جہازوں سے بمباری نہیں ہوگی بلکہ دوا، ٹیکہ، انجکشن، غذا، پھل، سبزی، اناج، بیج، بسکٹ، چاکلیٹ، دودھ، مشروبات اور مٹھائی بھیجی، پھیلائی اور رائج کی جائے گی اور دیکھتے دیکھتے قوم تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گی۔

Marfat.com

توجیہ و تشکیل: چہارم

'انفاقی تعمیر' کی بحالی

(۱) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ 'مسجدیں اللہ کا گھر' اور 'جنت کے باغ' ہیں۔

(۲) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ 'بازار ابلیس کا قلعہ ہے اور وہاں اس کا جھنڈا لہراتا ہے'۔

(۳) جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے زمین پر آدم کی آمد کے مقصد اور اللہ کی رضا اور دین اللہ کے نصب العین کی تکمیل کی تو اللہ تعالیٰ نے تاریخ انسانی میں پہلی بار پوری 'روئے زمین' کو 'مسجد' بنادیا۔ (وجعلت لی الارض مسجداً وطھوراً ترجمہ: میرے لئے 'الارض' مسجد اور پاک بنادی گئی)

(۴) جب ابلیس روئے زمین پر اپنی پوری قوت سے دجال اکبر کے ساتھ ظاہر ہوگا اور روئے ارض سے 'دین اللہ' کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ پوری 'روئے زمین' کو 'بازار' بنادے گا۔

(۵) جب زمین پوری طرح 'مسجد' بنی تو مومن کا ہر عمل 'عبادت' بن گیا۔

(۶) جب زمین پوری طرح 'بازار' بنادی جائے گی تو ہر عبادت تجارت اور ہر شئے قابل خرید و فروخت بن جائے گی۔

(۷) حالیہ سو سالوں اور بالخصوص گزشتہ چند سالوں میں:

(۱) پوری دنیا کا بازار بن جانا۔

(۲) تجارت، صناعت، زراعت، خدمت۔ حتی کہ اعضاء جسم کا تجارتی (Commercialization) اور صنعتی (Industrilization) ہوجانا۔

Marfat.com

(۳) سانس لینے کی ہوا اور پینے کے پانی کا تجارتی (Commercilalization) اور صنعتی (Industrilization) ہو جانا۔

پوری زمین پر ابلیس کے غلبے اور دجال اکبر کی آمد کی تہذیبی اور تمدنی علامت ہیں۔

(۸)

(۱) جب روئے زمین پر بڑے بڑے بازار بن جائیں، بلکہ پوری روئے زمین اور اس میں پائی جانے والی ہر چیز، اس کا ہر فرد اور اس کی ہر خدمت قابل بیع و شراء سوا (Commodity) بن کر بازلد (Market) کا حصہ ہو جائے۔

(۲) جب روئے ارض کی زمینیں، سمندر اور جنگل تجارتی (Commercialized) ہو کر اور صنعت (Industry) بن کر بازار (Market) کا حصہ ہو جائیں۔

(۳) جب روئے ارض پر کاشتکاری صنعت (Industry) بن کر بازار (Market) کا حصہ ہو جائے۔

(۴) جب روئے زمین پر صناعت (Manufacturing) کو غلبہ ہو جائے۔

(۵) جب روئے زمین بڑی بڑی صنعتوں (Industries) سے بھر جائیں۔

(۶) جب روئے زمین پر بڑے بڑے شہر (Mega Cities & Metros) وجود میں آجائیں۔

(۷) جب روئے زمین پر رہائش کے لئے بڑی بڑی تعمیرات اور مجمعے (Grand Structures & Complexes) بن جائیں، تو جان لینا چاہیے کہ روئے زمین پر ابلیس اور اس کے متبع جن وانس کا غلبہ ہو چکا ہے اور اب ابلیس نے باور کر لیا ہے کہ اسے اتنی کامیابی مل چکی ہے کہ اب وہ دجال اکبر کو ظاہر کر دے۔

Marfat.com

(۹) اس صورت حال میں اہل ہمم کے لئے لازم ہے کہ وہ جلد از جلد انفاقی رہائش گاہوں کی بحالی کریں۔

(۱۰) اہل ہمم جلد از جلد شہروں سے قصبوں کی طرف، قصبوں سے گاؤں کی طرف، گاؤں سے چھوٹے گاؤں کی طرف، چھوٹے گاؤں سے جنگلی رہائش گاہوں کی طرف، جنگل رہائش گاہوں سے غاروں کی طرف جانے کی کوشش کریں۔ اور ایسی جگہوں پر بڑے پیمانے پر شجر کاری کریں اور بالخصوص پھل دار اور سایہ دار درختوں کی۔

(۱۱) امت عنقریب واقع ہونے والی اس ہلاکت (Casualties) کا اندازہ نہیں کر سکتی جو بڑے شہروں (Mega Cities & Metros) میں رہنے کے سبب ان پر وارد ہونے والی ہے۔

(۱۲) جو لوگ غذا یا غذائی اجناس کی حفاظت کے لئے مصنوعی ثلاجہ (Fridge) کا استعمال کر رہے ہیں وہ جلد از جلد اس سے چھٹکارا پالیں۔ غذا کی حفاظت کے لئے متبادل، قدیمی اور قدرتی طریقوں کا استعمال کریں۔

(۱۳) 'عام مسلمان' بالعموم اور اہل ہمم بالخصوص فون، موبائل، انٹرنیٹ، ای میل اور فیکس کا استعمال صرف ضرورتاً بلکہ اضطراراً کریں۔

(۱۴) جو لوگ پانی کے لئے براہ راست نلوں کا استعمال کرتے ہیں یعنی بجائے بالٹی یا کسی برتن میں پانی لے کر یا رکھ کر غسل کرنے یا وضو کرنے کے براہ راست نلوں کا استعمال کرتے ہیں وہ بھی بڑی سرعت سے دجال اکبر کے سائے کی طرف جا رہے ہیں۔ جب سے انسان نے ابلیس کے اتباع میں اور دجال اکبر کے استقبال کے لئے ربانی اور قدرتی انتظام آب (Divine Water Management) کو درہم برہم کر کے شیطانی انتظام آب (Satanic Water Management) اختیار کیا ہے تب سے اللہ تعالیٰ نے ——— 'یارض ابلعی' و یاسماء اقلعی' (ھود۔۴۴) کا عذاب لا دیا ہے جو شدید ہوتا جا رہا ہے۔ اسی صورت عذاب میں دجال اکبر کا دروازہ وا ہوتا ہے۔ جب اس کے طریقہ پر چل کر کوئی وقتی

طور پر یہ محسوس کرے گا کہ اس نے عذاب سے نجات پالی ہے جب کہ حقیقت یہ ہوگی کہ وہ دراصل ہلاکت کی طرف جارہا ہوگا (فمن یا تیکم بماء معین)(الملک۔۳۰)

ترجمہ: ''پھر کون لائے تمہارے پاس پانی ابلتا''

(۱۵) جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے عالیشان (؟) عادی، ثمودی، فرعونی اور شدادی مسجدیں (؟) بنواتے ہیں اور ان میں براہ راست نلکوں سے غسل اور وضو کا نظم کر رکھا ہے اور جو لوگ اس سے غسل اور وضو کر کے نمازیں پڑھتے ہیں وہ ـــــ نیکی برباد گناہ لازم ـــــ کے مصداق خود کو ہلاک کرتے ہیں۔ ہر روز غسل اور وضو کرنے والے کروڑوں لوگ خود بھی گناہ بٹورتے ہیں اور اپنے گناہ کا ایک حصہ ان کو بھی منتقل کرتے رہتے ہیں جنھوں نے ایسی مسجدیں بنوائی ہیں اور ان میں ایسے نل لگوائے ہیں۔ جب ایک سے تین لیٹر پانی سے ہونے والا وضو دس سے بیس لیٹر پانی سے ہو اور پانچ سے بیس لیٹر پانی سے ہونے والا غسل پچاس سے ڈیڑھ سو بلکہ دو سو لیٹر پانی سے ہو تو گناہ بٹورے اور تقسیم نہیں کئے جائیں گے تو کیا اجر و ثواب ملے گا۔ جب مسجدوں کی یہ صورتحال ہے تو بآسانی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ ان افراد اور اشخاص کے نامۂ اعمال کی کیا صورتحال ہوگی جو بڑے بڑے شہروں (Mega Cities) میں بڑی بڑی تعمیرات (Mega Structures)، فلک بوس عمارتوں (Sky Scrappers) اور مجمعوں (Complexes) تعمیر کرتے اور ان میں رہتے ہیں۔

Marfat.com

توجیہ و تشکیل: پنجم

'انفاقی حج' کی بحالی

(۱) 'قیام' کا آخری مرحلہ 'اقامت صلوۃ' ہے۔ اور 'اقامت صلوۃ' کا آخری مرحلہ 'اقامت حج' ہے۔ 'اقامت حج' روئے ارض پر اللہ کی کبریائی کی اقامت کا اعلان عام ہے۔

(۲) اس عہد میں اکثر ارادۂ حج، صورت سفر حج، ادائیگی ارکان حج اور انتظامات حج فسادات سے بھر گئے ہیں۔

(۳) اس عہد میں صورت کم و بیش یہ ہوگئی ہے کہ حرام اور مشتبہات سے استفادہ کئے بغیر حج ہو ہی نہیں سکتا یا حرام اور مشتبہات سے استفادہ کرنے والے ہی اب حج کر سکتے ہیں۔

(۴) روئے ارض پر ابلیس کے غلبہ کے سبب صورت حال یہ ہوگئی ہے کہ مال حرام کمانے، جوا کھیلنے، عیاشی کرنے حتی کہ زنا کرنے کے لئے روئے ارض کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جانے اور گھومنے پر نہ صرف یہ کہ کوئی پابندی نہیں بلکہ ان مشغلوں کے لئے ہر طرح کی سہولت فراہم اور ہر طرح کی رکاوٹ دور کی جاتی ہے اور سفر کو آسان اور سستا سے سستا بنانے کی سعی کی جاتی ہے لیکن حلال مال سے (جو لازماً کم مقدار میں ہوگا) حج کرنا ممکن ہی نہیں رہ گیا بلکہ تقریباً محال بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے اہل ہم اس کی کوشش کریں اور سعی بلیغ کریں تا کہ انفاقی حج بحال ہو جائے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل صورتیں اختیار کی جائیں اور اس تعلق سے رکاوٹیں دور کرائی جائیں:

(۱) حج پیدل اور بری راستوں سے کیا جائے۔ صرف ضرورتاً بحری راستوں سے حج کیا جائے۔ حج کے لئے ہوائی جہاز کا قطعاً استعمال نہ ہو۔ صرف بعض صورتوں میں اضطراراً اس بات کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

(۲) حج انفرادی یا حسب ضرورت و سہولت دیگر سواریوں پر قافلوں کی شکل میں ادا کیا

Marfat.com

جائے۔

(۳) کھانے اور پینے کا سامان قابل عمل حد تک اپنے ساتھ لے جایا جائے۔ مثلاً ستو، شہد، کھجور وغیرہ۔

(۴) حج کے انتظام و آداب کے تعلق سے بہت سے امور جن کا رواج بیسویں صدی عیسوی میں ہو گیا یا کر دیا گیا وہ بے جا، تکلیف دہ اور لغو ہیں۔ ان کے سبب حج کی صورت، مقاصد، ہیئت اور روح میں بنیادی تبدیلی ہو گئی ہے۔ ان امور نے اہل تقویٰ کو حج کرنے کے قابل نہیں رکھا یا انھیں فی الواقع بالواسطہ یا بلا واسطہ حج کی ادائیگی کرنے سے روک دیا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ 'عام مسلمان' حج کے برکات سے محروم کر دیئے گئے۔

گزشتہ صدی عیسوی میں ایسا لگتا ہے کہ یہودیوں کے ذریعہ کیا گیا مشرق وسطی کا نظم جدید، دراصل دجال اکبر کے ورود کی راہ ہموار کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ احادیث کے مطابق دجال اکبر کا ظہور ایسے زمانے میں ہوگا جب وہ پورے مشرق وسطی حتی کہ جزیرۃ العرب میں دندناتا پھرے گا اور حرمین کے قریب تک چلا آئے گا (لیکن اس میں داخل نہیں ہو سکے گا اس لئے کہ اللہ کے ملائکہ اسے ایسا کرنے سے روک دیں گے) لیکن احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پوری دنیا میں حتی کہ حرمین میں حق کی پامالی کی حالت ایسی ہوگی کہ مہدی چھپ کر حج کرے گا اور احادیث کے مطابق وہ ایسے لباس و وضع و قطع میں ہوگا کہ بظاہر بنی اسرائیلی (یہودی) نوجوان نظر آئے گا۔

(۵) احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال اکبر کے ظہور کے قریبی زمانے میں عام طور پر حج کرنے والے حکمران، حکومتی اہل کار، مال دار، تاجر اور صنعت کار، اپنی ذات یا دیگر عنوانات کے بہانے مانگنے اور سوال کرنے والے مسلمان اور علماء اور مشائخ ہوں گے جن میں اکثر لوگوں کا حج مقبول اور مبرور نہیں ہوگا۔ اس سے امت میں برکتوں کی سخت کمی واقع ہو جائے گی۔ اس کمی کی تلافی کرنے اور مقبول حج کی تعداد میں اضافہ کے لئے 'عام مسلمانوں' کو زیادہ سے زیادہ 'انفاق حج' کرنے کی سعی کرنی چاہیے خواہ اس کے سبب انھیں صعوبتوں کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

Marfat.com

توجیہ وتشکیل: ششم

'انفاقی جسد' کی بحالی

(۱) معرکۂ دجال اکبر کے اس مرحلے میں امت نا قابل بیان آزمائش سے عن قریب دو چار ہونے والی ہے۔اس آزمائش سے کامیاب نکلنے اور امت کو عام ہلاکت سے بچانے کے لئے 'عام مسلمان' بالعموم اور اہل ہمم بالخصوص درج ذیل اقدامات فوری طور پر کریں:

(ا) اس کا قوی اندیشہ ہے کہ عن قریب امت مسلمہ محمدیہ کی طبعی غیر عادی رغیر معتاد ہلاکت کی شرح نا قابل بیان حد تک بڑھ جانے والی ہے۔خدانخواستہ یہ شرح ایک کروڑ سے دو کروڑ فی سال تک جاسکتی ہے۔مسلمانوں کی یہ اموات اور ہلاکت سالانہ عام طبعی موت سے مرنے والوں سے الگ ہے۔یہ بھی ممکن ہے کہ آنے والے دنوں میں فی سال دو سے پانچ 'قتل عظیم' (Megadeath) کا سامنا ہو۔'قتل عظیم' (Megadeath) اس موت کو کہتے ہیں جو ایک ہی جگہ ایک ہی وقت میں واقع ہو اور اس میں کم از کم دس لاکھ افراد ہلاک ہوں۔ اللھم احفظنا

(۲) اس صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لئے عام مسلمانوں پر بالعموم اور اہل ہمم پر بالخصوص ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ شرح پیدائش اور شرح تولید کو جہاں تک اور جتنا ممکن ہو جلد از جلد بڑھائیں۔اور اس مقصد کے لئے کثرت ازدواج اور کثرت تولید کی ہر جائز صورت اختیار کریں۔

(۲) مسلم جسد کو زیادہ سے زیادہ شدائد اور تکالیف برداشت کرنے کا عادی ابھی سے بنائیں تا کہ جب زمینی حقائق فی الواقع شدید ہو جائیں (عن قریب ہو جانے والے ہیں) تو مسلمانوں کی جسمانی اور ذہنی مدافعت کی قوت بہت متاثر نہ ہو۔روکھا سوکھا کھانا ابھی سے کھائیں۔کنویں، ندی اور تالاب کا

Marfat.com

Unfiltered قدرتی پانی (گندا اور غلیظ پانی نہیں) پینے کی عادت ڈالیں۔ جدید سہولتوں کے بغیر جینے کی عادت ڈالیں۔ تاکہ جسم و ذہن Resistant ہو جائیں۔

(۳) اہل ہم ادویہ بصورت غذا یعنی غذائی ادویہ کی معلومات اور تجربہ کو تازہ کریں اور ان کو زیر استعمال لائیں۔ خواتین اور بچوں کو ان کی معلومات فراہم کریں اور ان کو ان کا عادی بنائیں کہ خود ان تدابیر کو اختیار کریں۔

(۴) تاریخ میں پہلی بار مسلم معالجین کو اللہ رب العالمین ایسی عظیم آزمائش سے دوچار کرنے والا ہے جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس تعلق سے چند ضروری امور مسلم معالجین کے لئے درج ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں:

(۱) یوں تو ہر طریقۂ علاج کے مسلم معالجین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس آزمائش کے لئے خود اور امت کو تیار کریں لیکن سب سے زیادہ ذمہ داری ان معالجین پر عائد ہوتی ہے جو قدرتی اشیاء سے براہ راست علاج کرتے ہیں یا جن کا طریقۂ علاج ابھی اس (Commercialization) کا شکار نہیں ہوا ہے جس سے ایلو پیتھک اور ہومیو پیتھک ہو چکے ہیں۔ اس عاجز کے علم کی حد تک طب یونانی کے معالجین پر سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ خواہ مفردات کے تعلق سے ہو یا مرکبات اور جراحی کے تعلق سے یا بطور خاص سمیات کے تعلق سے۔

(۲) اس تعلق سے سب سے اولین ذمہ داری بالکل بے سروسامانی کی حالت اور جنگل میں علاج اور جراحی کرنے کی صلاحیت اور مہارت بڑھانے کی ہے۔

(۳) اس تعلق سے دوسری بڑی ذمہ داری مسلم مردوں، خواتین، بچوں اور بچیوں اور بالخصوص کم عمر کے لوگوں کو طبی مددگار اور ابتدائی علاج کی مہارت فراہم کرنے سے ہے۔

(۴) اس تعلق سے تیسری بڑی ذمہ داری زچگی کرانے بالخصوص بالکل بے سروسامانی کی حالت میں زچگی کرانے اور علاج و معالجہ کی مہارت کے بڑھانے کی ہے۔

Marfat.com

(۵) اس تعلق سے چوتھی بڑی ذمہ داری زچگی میں مددگار خواتین کی تربیت اوران کو زچہ بچہ کے ابتدائی علاج اور دیکھ ریکھ کی مہارت فراہم کرنے سے ہے۔

(۶) اس تعلق سے پانچویں بڑی ذمہ داری قدرتی اشیاء بالخصوص جنگلوں اور گاؤں میں براہ راست دواسازی کی مہارت بڑھانے سے ہے۔

(۷) اس تعلق سے چھٹی بڑی ذمہ داری سمیات اوراس کے معالجہ سے متعلق مہارت میں اضافہ کرنے سے ہے بالخصوص بے سروسامانی کی حالت میں سمیات کے معالجہ کی۔

(۸) اس تعلق سے ساتویں بڑی ذمہ داری روایتی سمیات سے جداگانہ جدید کیمیاوی، حیاتیاتی اور جراثیمی ہتھیاروں کی سمیات اوراس کے معالجہ سے متعلق مہارت بڑھانے سے ہے بالخصوص بے سروسامانی کی حالت میں۔

(۹) اس تعلق سے آٹھویں بڑی ذمہ داری غیر روایتی سمیات مثلاً جوہری تابکاری سے متاثر اور کیمیاوی، حیاتیاتی اور جراثیمی ہتھیاروں کی سمیات سے متاثر نعشوں کی تدفین کی مہارت پیدا کرنے اور مرد وخواتین کو اس کی تربیت دینے سے متعلق ہے۔

(۱۰) اس تعلق سے نویں بڑی ذمہ داری بالخصوص چیچک اوراس کے وسیع پیمانے پر اور بڑی سرعت کے ساتھ پھوٹ پڑنے کی صورت میں اس کے علاج ومعالجہ اور تیمارداری کی مہارت بڑھانے سے ہے خصوصاً بے سروسامانی کی حالت میں۔

(۱۱) ایک عام اندازہ کے مطابق ـــــ پورے عالم اسلام سے قطع نظر ـــــ صرف برصغیر میں طبی مددگاروں اور زچگی میں مددگار مرد وخواتین کی آئندہ ضرورت فی کس دس لاکھ سے بیس لاکھ کی ہوگی۔

(۵) عہد موجودہ میں امت مسلمہ محمدیہ کے لئے بالعموم اوران میں اہل ہمم کے لئے بالخصوص لازم ہے کہ وہ ہراس مہم (Campaign) اور کوشش (Drive) سے خود کو محفوظ رکھیں جس میں (Sweeping Approach) اختیار کیا گیا ہو۔ مثلاً بیمار اور صحت مند ہر فرد کو بلا لحاظ بچاؤ کے نام پر

Marfat.com

احتیاطی دوا دینا۔ موجودہ زمانہ تاریخ انسانی کا سب سے 'کھلا' اور 'معلوم' زمانہ نہیں بلکہ سب سے 'چھپا' اور 'خفیہ' زمانہ ہے۔ اسی زمانے میں تاریخ انسانی میں پہلی بار 'Patent Right' اور 'Copy Right' کے نام پر علوم، دریافت اور ایجادات کی حقیقت چھپائی گئی ہے۔ اور غریب اقوام پر بڑی بڑی جنگیں محض ہتھیاروں کا تجربہ کرنے کے لئے تھوپی گئی ہیں۔ ایسی حالت میں ہم چند نام نہاد مسلم دانش وروں اور ماہرین کی آراء پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ گزشتہ سو سالوں میں متعدد بار یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایسے دانش وروں کی حیثیت اور حقیقت 'Record Player' سے زیادہ کچھ نہیں۔ وہ وہی کہتے ہیں جو مغربی استعمار ان کو باور کراتا ہے۔ جہاں تک مغربی استعمار کی حقیقت جاننے کا سوال ہے تو وہ اس سے اکثر نابلد ہوتے ہیں۔ ایسے مسلم دانش وران اور حکمران انسان ہوتے ہوئے بھی اتنے ذی فہم اور اپنی قوم کا اچھا برا سمجھنے والے ثابت نہیں ہوئے جتنے جنگل کے جانور۔ مغربی یہودی غیر انسانی تجربوں پر جانوروں کے ردعمل کو جاننے کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Cindy Engel: Wild Health: How Animals Keep Tnemselves Well and What We Can Learn From Them: Houghton Mifflin, 2002.

(۲) کثرت ازدواج اور کثرت تولید کے تعلق سے الحمدللہ 'عام مسلمانوں' کو سمجھانے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ تاہم امت مسلمہ کے 'ضعفاء' اور بالخصوص 'متغر بین' کو چاہئے کہ وہ عن قریب شائع ہونے والی فلپ لانگ مین (Phillip Longman) کی کتاب "The Empty Cradle: Basic Books, 2004" ضرور پڑھ لیں۔ جس کا کچھ حصہ Foreign Affairs: May/June 2004 میں شائع ہوا ہے۔ اس عاجز کو قوی امید ہے کہ اگر 1968 میں پال اہلرخ (Paul Ehlrich) کی کتاب (Paul Ehlrich: The Population Bomb) ان کی سمجھ میں آئی تھی تو ان شاءاللہ یہ کتاب بھی ـــــــ بلکہ کتاب سے زیادہ اس کا بین السطور ـــــــ ان کی سمجھ میں ضرور آجائے گا۔

Marfat.com

(۷) عصر حاضر میں طرح طرح کی وبائی اور متعدی اور غیر متعدی بیماریاں پھیل رہی ہیں جن کے علاج کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ دواؤں اور طریقوں کی تشہیر کی جاتی ہے جس سے تاثر ملتا ہے کہ مغربی طریقۂ حیات میں کتنی آسانیاں میسر ہیں۔ جب کہ عام طور پر یہ بیماریاں پھیلتی نہیں بلکہ پھیلائی جاتی ہیں۔اس وقت ان کے ذرائع درج ذیل ہیں:

(۱) جراثیمی جنگ۔

(۲) حیاتیاتی جنگ۔

(۳) جوہری جنگ۔

(۴) جراثیمی، حیاتیاتی اور جوہری تجربے خواہ وہ تجربے ہوں یا دواؤں کے تجربے۔

(۵) بعض دوائیں جو دراصل در پردہ بیماریاں پیدا کرتی ہیں خواہ راست کریں یا بطور سائڈ ایفیکٹ مثلاً حاملہ عورتوں کو متلی کے لئے دی جانے والی دوا Thalidomide عام طور پر ناتمام بچوں کی پیدائش، اپاہج بچوں کی پیدائش یا پولیو زدہ بچوں کی پیدائش پر منتج ہوتی ہے۔

(۶) جینیٹک طور پر تبدیل شدہ اناج، پھلوں، سبزیوں گوشت، مچھلی، مرغ کے ذریعہ۔

(۷) ڈبہ بند کھانوں کے ذریعہ۔ مثلاً مرغ بانی میں جس طرح بے تحاشا اینٹی بایوٹک کا استعمال صرف جلد فربہی کے حصول کے لئے کیا جاتا ہے۔

(۸) مشروبات (Cold Drinks) کے ذریعہ۔

(۹) کیمیاوی مواد سے تیار کردہ کھلونوں اور دیگر گھریلو سامان کے ذریعہ۔

(۱۰) معالجہ کے طریقوں سے مثلاً ــــــ ایکس رے (X-Ray) کے ذریعہ ــــــ سی ٹی اسکین (CT Scan) کے ذریعہ ــــــ پیٹ (PET) کے ذریعہ ــــــ ایم آر آئی (MRI) کے ذریعہ۔ اطباء کو چاہیئے کہ وہ ان امور کے تعلق سے اپنی قومی وملی ذمہ داریاں پوری کریں۔ ایسے طبی طریقے وضع کریں یا ماضی میں پائی جانے والی صلاحیتوں مثلاً نباضی کو

Marfat.com

بڑھائیں تا کہ ان کی مدد سے ان مضر طریقوں سے محفوظ رہا جا سکے۔

(۸) احادیث مبارکہ میں جن نیم آدمی یا آدمی نما مخلوقات کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی ہے ایسا لگتا ہے کہ وہ گھڑی آن پہنچی ہے۔

(۹) لہذا تمام مسلمانوں اور بالخصوص اہل ہم کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ فطرت کو حتی المقدور بچائیں۔ مغربی طبی معالجہ اور دواؤں بالخصوص جینٹک میڈیسن (Genetic Medicine) سے کلی اجتناب کریں۔ آدمی کی نسل کو بچائیں۔ اناجوں، پھلوں، سبزیوں وغیرہ کے بیجوں کی حفاظت کریں۔ فطری بیجوں کو محفوظ رکھیں۔ اور صرف ان کی ہی کاشت کریں۔ پالتو جانوروں کی نسل کو بچائیں۔ اور انھیں مصنوعی اور غیر فطری نسل بننے سے بچائیں۔

Marfat.com

توجیہ و تشکیل: ہفتم

'انفاقی قیادت' کی بحالی

(۱) عہد حاضر میں مسلمانوں کی قیادت کے اہل لوگوں اور ان کے اعوان و انصار کے مطلوبہ صفات درج ذیل ہیں:

(۱) نوجوان ہوں۔

(۲) صحت مند ہوں۔

(۳) صالح ہوں۔

(۴) قران پڑھتے وقت ان پر گریہ، لرزہ یا حیرت طاری ہو جاتی ہو۔

(۵) شہید ہونے کا جذبہ رکھتے ہوں اور اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہوں۔

(۶) اسرار دین سے واقف ہوں۔

(۷) سنت رسول ﷺ سے واقف ہوں۔

(۸) 'علت شرع' یا 'شرعہ' سے واقف ہوں۔

(۹) 'صورت منہاج' سے واقف ہوں۔

(۱۰) 'ایام اللہ' سے واقف ہوں۔

(۱۱) فی زمانہ 'الارض' کے احوال و حیثیت سے واقف ہوں۔

(۱۲) فی زمانہ 'تغلب فی البلاد' سے واقف ہوں۔

(۱۳) فی زمانہ 'تداول ایام' سے واقف ہوں۔

Marfat.com

(۱۴) فی زمانہ 'طاغوت' سے واقف ہوں۔

(۱۵) فی زمانہ 'قردۃ' 'خنازیر' 'عبد طاغوت' 'غادون' اور 'شعراء' سے واقف ہوں۔

(۱۶) فی زمانہ مسلم معاشرہ میں 'طیب' اور 'خبث' کی حالت سے واقف ہوں۔

(۱۷) فی زمانہ 'افک' اور 'افتراء' سے واقف ہوں۔

(۱۸) فی زمانہ 'سحر' سے واقف ہوں۔

(۱۹) فی زمانہ 'اجل' 'اجل امت' اور 'اجل مسمیٰ' سے واقف ہوں۔

(۲۰) فی زمانہ 'تلاوت آیات' سے واقف ہوں۔

(۲۱) فی زمانہ 'متقلب' 'مقام' 'تکبیر' 'رجز' اور 'تمنیٰ' سے واقف ہوں۔

(۲۲) فی زمانہ 'مثوی' 'عرض قریب' 'سفر قاصد' 'قرح' 'قمم' اور 'انقلاب عقب' سے واقف ہوں۔

(۲۳) فی زمانہ 'اقامت صلوۃ' سے واقف ہوں۔

(۲۴) فی زمانہ 'اقامت صبر' سے واقف ہوں۔

(۲۵) اللہ تعالیٰ سے 'قصد سبیل' 'تاویل احادیث' 'استقامت' 'نصرت' اور 'فتح' کے طالب ہوں۔

Marfat.com

تدبیر وتوجیہ۔۲ (حصہ اول)

لائحہ فکر وعمل برائے غیر اہل ہمم، مستضعفین واہل عذر

تمہید

(۱) امت مسلمہ صرف ایک جسد واحد ہے۔اس کے لئے بنیادی طور پر صرف ایک نصب العین، ایک مقصد اور ایک ہدف ہوسکتا ہے۔

(۲) اجتماعی زندگی میں ایک نصب العین، ایک مقصد اور ایک ہدف ہوتے ہوئے بھی کاموں کی تقسیم کی جاسکتی ہے جس سے کارکردگی میں اضافہ اور حصول مقصد میں آسانی ہوجاتی ہے۔

(۳) امت مسلمہ محمدیہ کے لئے اصلی لائحۂ فکر وعمل تو وہی ہے جس کا ذکر تدبیر وتوجیہ حصہ سوم میں گزر چکا ہے۔

(۴) اس حصہ میں امت مسلمہ محمدیہ کے بعض افراد اور اجتماعیات کے مخصوص احوال کو دیکھتے ہوئے اس لائحہ کی ایک مخصوص توجیہ (Orientation) کی گئی ہے۔

(۵) اس حصہ کا بنیادی مقصد

(۱) امت میں بعض طبقات میں موجود فکری، علمی اور عملی پراگندہ خیالی کے مضر اثرات کا سدباب کرنا ہے۔

(۲) امت میں موجود 'قوت کار' کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھنا ہے۔

(۳) امت میں موجود 'حرکیت' کو لایعنی اور بعض اوقات مضر کاموں میں ضائع ہونے سے بچانا ہے، اور

(۴) پوری امت مسلمہ میں بنیادی ربط کو استوار اور مضبوط کرنا ہے۔

Marfat.com

صالح ترین اور خبیث ترین معاشرہ

(۱) صالحیت سے پر، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں سے قریب تر اور عذاب الٰہی سے دور تر معاشرہ صالح ترین معاشرہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس خباثت سے پر، اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب الٰہی سے قریب تر معاشرہ خبیث ترین معاشرہ ہوتا ہے۔

(۲) صالح ترین معاشرہ وہ ہے:

(۱) جہاں لوگ حکمراں اور اس کے اعوان وانصار اور ان کے مصاحب بننے سے اس طرح بچیں جیسے کوئی دھکتی ہوئی بھٹی میں گرنے سے بچتا ہے۔ اس کے برعکس اہل افراد سے لوگ عاجزانہ درخواست کریں حتی کہ اس کے انکار کرنے اور ذمہ داری سے بچنے کے باوجود پکڑ کر انھیں اپنا حکمراں اور ان کے اعوان وانصار بنائیں۔ اور ان کے لئے رات کی تنہائی میں دعاء کریں۔

اس کے برعکس سب سے برا اور خباثت سے بھرا ہوا معاشرہ وہ ہے جہاں حکمراں اور اس کے اعوان وانصار بننے کے لئے لوگ بے قابو ہو کر باہم مسابقت کریں۔ معاشرے کے بداطوار، ناپاک مال رکھنے والے اور ناپاک طریقوں اور قوتوں سے کام لینے والے لوگ اس کی بالواسطہ یا بلا واسطہ حمایت کریں اور اسے حکمراں بنانے کی کوشش کریں۔ اور عام انسان رات کی تنہائی میں حکمراں بننے کے اس خواہش مند فرد یا طبقے کے لئے بددعاء کریں اور ان سے خدا کی پناہ چاہیں۔

(۲) جہاں قتل ناحق کے سب سے کم واقعات ہوتے ہوں اور مظلوم کو کم سے کم وقت میں عدل ملتا ہو اور مجرم بچ نکلنے میں کم سے کم کامیاب ہوتے ہوں۔

Marfat.com

اس کے بالمقابل سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں قتل ناحق کے سب سے زیادہ واقعات ہوتے ہوں، مظلوم کو عدل نہیں ملتا اور مجرم اکثر بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہوں۔

(۳) جہاں زنا بالجبر اور زنا بالرضاء کے سب سے کم واقعات ہوتے ہوں اور بفرض محال اگر ایسے حادثات ہو ہی جائیں تو زانی اور زانیہ اپنے فعل پر خود شرمسار ہو کر محض آخرت کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنے اوپر حد جاری کرنے کے خواہش مند ہوں۔

اس کے برعکس سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں زانی اور زانیہ باوقار مناصب پر فائز کئے جائیں اور حکمراں، علماء، مشائخ اور اعیان معاشرہ ان سے مصاحبت رکھیں۔

(۴) جہاں کسی شخص کی موت کے بعد وراثت جلد تقسیم ہوتی ہو اور وراثت کی مقدار و مالیت کم سے کم ہو۔

اس کے برعکس سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں وراثت تقسیم نہ ہوتی ہو اور وراثت کی مقدار و مالیت زیادہ سے زیادہ ہو اور اس وراثت سے مستفید ورثاء کی تعداد کم سے کم۔

(۵) جہاں یتیم گھروں میں حسن سلوک کے ساتھ پالے جاتے ہوں۔

اس کے برعکس سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں غیر سرکاری طور پر بڑے بڑے یتیم خانے چلائے جاتے ہوں۔ جہاں تک تیسری صورتحال کی بات ہے یعنی وہ معاشرہ جہاں یتیم نہ گھروں میں پالے جاتے ہوں نہ سرکاری اور غیر سرکاری یتیم خانوں میں تو ایسے معاشرے پر عذاب الٰہی کے دروازے کھل چکے ہوتے ہیں۔

(۶) جہاں مسافر گھروں میں ٹھہرائے جاتے ہوں۔

اس کے برعکس سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں بڑے بڑے سرائے اور عالیشان ہوٹل پائے جاتے ہوں۔

(۷) جہاں مہمان اور مسافر گھروں میں پکے ہوئے کھانے کھاتے ہوں۔

- اس کے برعکس سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں گھر کے مرد، خواتین اور بچے معمول کا کھانا ہوٹلوں میں جا کر کھاتے ہیں۔

(۸) جہاں مفلس محتاج اور مصیبت زدہ کم سے کم علانیہ دست سوال دراز کرنے پر مجبور ہوں۔

اس کے بالمقابل سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں مفلس اور محتاج علانیہ دست سوال دراز کرنے پر زیادہ سے زیادہ مجبور کر دیئے جائیں۔

(۹) جہاں اسٹاک ایکس چینج پایا ہی نہ جاتا ہو۔

اس کے بالمقابل سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں منظم اور ترقی یافتہ اسٹاک ایکس چینج (Highly Organised & Developed Stock Exchange) پایا جاتا ہو۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسٹاک ایکس چینج 'فتنۂ مال' کی چھاؤنی اور دجال اکبر کے ہراول دستہ کا پیش خیمہ ہے۔ اسٹاک ایکس چینج کی سرپرستی کرنے والے حکمراں اور اس سے منسلک ہر فرد دراصل دجال اکبر کے چاؤش ہیں۔

(۱۰) جہاں اکثر لوگ - مرد، خواتین اور بچے صبح صادق کے وقت بیدار ہو جاتے ہیں اور عشاء کے معا بعد بستروں پر چلے جاتے ہیں۔

اس کے بالمقابل سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں لوگ مرد، خواتین اور بچے دیر رات سوتے ہیں اور طلوع آفتاب کے بہت بعد دن چڑھے بیدار ہوتے ہیں۔

(۱۱) جہاں اموال غیر نامیہ کی زکوۃ کے نصاب کے اہل لوگ کم سے کم ہوں۔

اس کے بالمقابل سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں لوگوں کے پاس اموال غیر نامیہ کی مقدار زیادہ سے زیادہ ہو اور وہ زکوۃ نہ دیتے ہوں۔

(۱۲) جہاں انتظامی اور تجارتی دفاتر میں ذمہ داران کے اسٹینو، پرسنل اسسٹنٹ،

Marfat.com

پرائیوٹ سکرٹری، اور کنسلٹینٹ کی حیثیت سے خواتین سب سے کم پائی جاتی ہوں۔

اس کے بالمقابل سب سے برا معاشرہ وہ ہے جہاں ان امور میں خواتین کی تعداد سب سے زیادہ ہو۔

Marfat.com

تدبیر وتوجیہ ۲ (حصہ سوم)

دنیا میں تمکن کے تقاضے

(۱) روئے ارض پر کس قوم کا نظام غالب ہوتا ہے؟ دنیا میں کون سی قوم امتِ وَسَط بن سکتی ہے؟ امتِ وَسَط کے منصب پر قائم رہنے کے موضوعی تقاضے کیا ہیں؟۔ ان سوالوں کا جواب درج ذیل ہے:

(۱) وہ قوم جو 'تاریخ اکبر' کا سب سے زیادہ اور براہ راست علم رکھتی ہے اور عمل کرنے سے پہلے انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کا استحضار اور ہر عمل کے بعد اس سے احتساب کرتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے بعد روئے ارض پر 'تاریخ اکبر' کا سب سے مستند اور سب سے بڑا ذخیرہ 'قران وسنت' کی شکل میں امت مسلمہ کے پاس ہے لیکن بحیثیت مجموعی پچھلے سات سو سالوں سے 'تاریخ اکبر' کا سب سے زیادہ اور براہ راست علم رکھنے والی قوم یہودی ہیں۔

(۲) وہ قوم جو 'تاریخ اصغر' کا سب سے زیادہ اور براہ راست علم رکھتی ہے۔ اور ہر عمل کرتے وقت انفرادی اور اجتماعی طور پر اسے پیش نظر رکھتی ہے۔ پچھلے دو ہزار سالوں سے عہد نبوی اور عہد خلافت راشدہ کو چھوڑ کر 'تاریخ اصغر' کا سب سے زیادہ اور براہ راست علم یہودیوں کے پاس ہے۔

(۳) وہ قوم جو 'علم اَلسنۃ' (Knowledge of Languages) میں سب سے فائق ہو اور اس قوم کی دینی، فکری اور علمی کتابیں 'علم السنۃ' سے سب سے زیادہ اور ہمہ جہت طور پر مستفید اور نقد یافتہ ہوں اور اس میں تاریخی تسلسل پایا جاتا ہو۔

(۴) وہ قوم جو 'کثیر الفنون معلوماتی سطح' (Multidisciplinary Knowledge

Marfat.com

Base) رکھنے کے اعتبار سے سب سے فائق اور ارفع ہو۔

(۵) وہ قوم جس کی قیادت ـــــ حکمران، علماء، مشائخ اور اعیان معاشرہ ـــــ 'تاریخ اکبر'، 'تاریخ اصغر'، 'علم الشہ' اور 'کثیر الفنون معلوماتی سطح' رکھنے میں عامۃ الناس سے فائق ہوں۔

یہودیوں میں 40 عیسوی سے 2004 تک فکری اور علمی صلاحیتوں کے رکھنے کے اعتبار سے درج ذیل ترتیب بلا فصل قائم رہی ہے:

(۱) اس قوم میں سب سے ارفع، کثیر الفنون معلوماتی سطح' علماء اور مشائخ کی رہی ہے ـــــ اس سے فروتر عصری علوم کے دانش وران کی ـــــ اس سے فروتر اعیان معاشرہ کی ـــــ اور 1948 کے بعد سب سے فروتر ان کے حکمرانوں کی۔ حکمراں یہودیوں میں نسبتاً سب سے کم صلاحیت کے مالک افراد ہوتے ہیں جو فی الواقع تعمیل کے ماہر ہوتے ہیں۔ یہودیوں میں تفکیر ہمیشہ بلا فصل علماء و مشائخ کے ہاتھوں میں ـــــ ان کے نزدیک محض برکت کے لئے نہیں بلکہ از روئے حقیقت ـــــ رہی ہے اس لئے کہ یہودی علماء اور مشائخ سے زیادہ علم رکھنے والا ان کی قوم میں کوئی عموماً دوسرا نہیں ہوتا۔

یہ عاجز خوب سوچ سمجھ کر اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ امت مسلمہ محمدیہ کو خلافتِ راشدہ کے بعد ایک عظیم سازش کے تحت منہدم کیا گیا۔ تاریخی حقائق بتاتے ہیں کہ خلافت راشدہ کے معاً بعد ہی امت میں صورتحال بحرانی ہو چکی تھی۔ اب تو اس کی کوئی انتہا ہی نہیں رہی۔ چنانچہ امت میں 'کثیر الفنون معلوماتی سطح' رکھنے کے تعلق سے خلافت راشدہ کے بعد ترتیب بالکل مختلف ہو گئی۔ جواب تقریباً الٹ گئی ہے۔ امت مسلمہ محمدیہ میں سب سے زیادہ باصلاحیت حکمران ہوئے ـــــ ان سے فروتر عصری علوم کے دانش وران ـــــ ان سے فروتر اعیان معاشرہ ـــــ اور سب سے فروتر علماء و مشائخ۔ یہ بحران دوسری صدی ہجری آتے آتے راسخ ہو چکا تھا جس کا مظہر امام محمد الشیبانی کا یہ قول ہے: من لا یعرف أهل زمانه فهو جاهل (جو عالم دین اپنے زمانے کے لوگوں اور احوال کو نہیں جانتا وہ جاہل ہے)۔ اس کا واضح مفہوم ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد امت میں سازش کرنے والوں

Marfat.com

نے معاشرے میں ایسی بنیادی تبدیلیاں کیں کہ دوسری صدی آتے آتے 'علماء وقت' کہلائے جانے والے ایسے لوگ کثیر تعداد میں پائے جانے لگے تھے جو عصر حاضر سے ناواقف محض تھے اور علوم دین سے مراد کچھ ایسی باتیں سمجھی جانے لگیں تھیں جن کا لوگوں کے احوال سے حقیقی تعلق نہ ہو۔ چنانچہ یہ سوال پیدا ہوا کہ جو علماء عصر حاضر سے ناواقف ہیں انھیں عالم دین کہا جائے یا نہیں؟

عصر حاضر میں علماء و مشائخ کی بات جانے دیجئے امت کے سب سے بیدار اور باخبر طبقہ یعنی حکمرانوں کی ذہنی، فکری، علمی درماندگی اور واماندگی کن حدوں کو چھو رہی ہے اس کا اندازہ صرف اس تجزیہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ "ظہیر الدین محمد بابر (1483-1530) مسلمانوں میں وہ آخری حکمراں گزرا ہے جو عصر حاضر کو جانتا تھا۔"

علماء وقت کی اپنے تعلق سے خوش فہمی اور اپنے کو اس منصب جلیلہ پر فائز رکھنے کی ہوس اب تو بے حیائی کی حدوں کو پار کر چکی ہے۔ چنانچہ اسی ہوسنا کی کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے اپنے احوال کی اصلاح کی حقیقی فکر کرنے کی بجائے ایک نئی اصطلاح رائج کی ہے تا کہ کم از کم عند الناس ان کی چلی آ رہی حیثیت برقرار اور مستحکم رہے خواہ ایسا کرنے سے دین اللہ اور امت مسلمہ کی جو درگت بنے اس سے انھیں کوئی مطلب نہیں۔ عیارانہ طور پر رائج کردہ وہ اصطلاح ہے ——— 'عرض مسئلہ'۔

(۶) وہ قوم جو 'منصبی نقل مکانی' کرے۔ یا کم از کم 'مقصدی نقل مکانی' میں سب سے زیادہ متحرک اور فائق ہو۔ 'اجباری نقل مکانی' نقص اور مجبوری ہے اور "حریصانہ نقل مکانی" تو صریح غلامی۔

(۷) وہ قوم جس میں اہل علم 'ماوراء نسل (Transgeneration) علمی تخلیق' کا عزم رکھتے ہوں۔ مثلاً

(۱) قوم یہود میں اس قبیل کے سینکڑوں زندہ اہل علم میں سے صرف ایک اہل علم کا ذکر کافی ہوگا۔ اور وہ ہیں: جے نیوسنر (J. Neusner) جو بیسویں صدی کی تیسری دہائی سے

Marfat.com

اس دم تحریر تک یہودیوں کی تاریخ بابل ثانی (Second Babylon) پر تحقیق کر رہے ہیں اور اس کے فکری اور علمی سرمایوں کو جمع کرنے کی کوشش کر رہے اور ان کے تقریباً پچاس سے زائد جلدوں پر مشتمل کام ـــــ جو متعدد پہلوؤں سے متعلق ہے ـــــ اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ جس کی ہر جلد اپنے موضوع پر علم اور تحقیق کی دنیا کا ایک شاہکار ہے۔ اس عاجز نے نیوسز کی متعدد کتابیں پڑھیں ہیں اور وہ اس کی گواہی دیتا ہے۔

(۲) رومن کیتھولک طبقہ میں وہ مصنف جس نے شہرۂ آفاق کتاب مگنے گریکا (Migne Graeca) اور مگنے لیٹینا (Migne Latina) مرتب کی ـــــ جو نادر الوجود اور کثیر الفنون دستاویزات کی ترتیب کا محیر العقول شاہکار ہے۔ مصنف انیسویں صدی کی دوسری دہائی میں پیدا ہوا۔ غالباً 1838 میں اعلیٰ علمی سند حاصل کی۔ اور اسی سال مگنے گریکا (M.G) کی ترتیب میں مصروف ہو گیا۔ 1868-69 میں مگنے گریکا (M.G) کی سو سے زائد ضخیم جلدوں کی ترتیب سے فارغ ہوا اور اسی سال مگنے لیٹینا (M.L) کی ترتیب میں مصروف ہو گیا۔ 1898 میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت تک اس نے مگنے لیٹینا (M.L) کی اٹھتر (78) ضخیم جلدیں مرتب کر لی تھیں۔ اس عاجز نے M.G اور M.L کے بعض حصے پڑھے ہیں۔ علمی اور تحقیقی کاوش اور اپنے سرمائے کی حفاظت کی فکر دیکھ کر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

(۳) اسی طرح مشہور انگریز مستشرق مونیر۔ ولیم (Moneir - William) جس نے استشراقی علم کی تلاش میں پہلے سنسکرت سیکھی۔ پھر نصف صدی سے زاید عرصے تک قوم کے لئے ایک اچھی اور جامع سنسکرت۔ انگریزی ڈکشنری مرتب کرتا رہا۔ کتاب کے پہلے ایڈیشن کے پیش لفظ میں مرتب کے بیٹے نے لکھا ہے:

"یہ سوچ کر دل کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ ابا جان نے نصف صدی سے زیادہ مدت پر محیط انتھک محنت کے بعد اپنی مرتب کردہ ڈکشنری کے تعلق سے آکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے ذمہ داران کی طرف سے ان کے نام بھیجا ہوا وہ خط اپنے انتقال سے صرف دو دن پہلے دیکھ لیا تھا جس

Marfat.com

میں ذمہ داران نے انھیں مطلع کیا تھا کہ وہ اب اس کی طباعت واشاعت کا فیصلہ کر چکے ہیں اور کتاب ایک سال کے اندر طبع ہو کر منظر عام پر آجائے گی۔"

(۸) وہ قوم جس میں ہر فن کے الگ الگ اور یکجا قوامیس (Encylopaedias) کی تصنیف تالیف اور اشاعت ہو رہی ہو۔ اور اس کے پس منظر میں بنیادی محرک اس قوم میں اس کی طلب ہو۔

(۹) وہ قوم جس میں 'کثیر لألسنہ ڈکشنریاں' Multi-Lingual Dictionaries اور "کثیر لألسنہ جامع ڈکشنریاں" (Multi-Lingual Poly-Dictionaries) اور ('Poly-Glot') کتابیں سب سے زیادہ تصنیف و مرتب ہو کر شائع ہوتی ہوں، اور قوم میں اس کی طلب ہو۔

(۱۰) وہ قوم جس کی مادری زبان (ذیلی زبان اور لہجہ نہیں) اس کی علمی زبان ہو اور اس علمی زبان میں ڈکشنریوں کے ایڈیشن نئے علمی الفاظ کے وجود میں آنے کے سبب کم ترین عرصے میں از کار رفتہ ہو جاتے ہوں۔

(۱۱) وہ قوم جس میں شائع ہونے والی علمی اور تحقیقی کتابیں نہ صرف Indexed ہوں بلکہ ان میں متعدد اقسام کے اشاریے (Indices) پائے جاتے ہوں۔ قوم کی حقیقی ترقی معاشی اعداد و شمار، مجموعی قومی پیداوار (GDP)، فی کس آمدنی (PCI)، اور اسٹاک ایکسچینج کے اتار چڑھاؤ سے نہیں جھلکتی بلکہ حقیقی ترقی کے پیمانوں میں سے ایک بنیادی پیمانہ ہے قوم کی مادری زبان میں تحقیقی اور علمی کتابوں میں متعدد اقسام کے اشاریوں (Indices) کی موجودگی اور عدم موجودگی۔ جس قوم میں علمی اور تحقیقی کتابیں بھی انڈکس سے عاری ہوں وہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ اس قوم کا قومی جسد جاں کنی کی حالت کو پہنچ چکا ہے۔

(۱۲) وہ قوم جس میں شائع ہونے والی تحقیقی، علمی اور فنی کتابیں زیادہ سے زیادہ حواشی سے مزین (Annotated) اور معرب (Punctuated) ہوں۔

Marfat.com

(۱۳) وہ قوم جس میں شائع ہونے والی تحقیقی، علمی اور فنی کتابیں 'اخیری علم' (Marginal Knowledge) سے لازماً بحث کرتی ہوں اور قوم میں ہر عنوان کے تعلق سے 'اخیری علم' (Marginal Knowledge) خاص وعام میں معلوم اور شائع ہو۔

(۱۴) وہ قوم جس کی علمی زبان میں دنیا کے ہر خطے میں شائع ہونے والے علمی، تحقیقی اور فنی کتابوں کے تبصرے اور تلخیصات کم سے کم مدت میں دستیاب ہوں۔ تبصرے اور تلخیصات ایک سال کے اندر اور تراجم دو سال کے اندر۔

(۱۵) وہ قوم جس میں محلہ کی سطح سے مرکز المراکز کی سطح تک نہ صرف عوامی لائبریریاں پائی جاتی ہوں بلکہ ان لائبریریوں میں علمی مصادر، مراجع اور منابع کی قابل لحاظ کتابیں موجود اور دستیاب ہوں۔

(۱۶) وہ قوم جس میں رونما ہونے والے حوادث و واقعات پر ایک سال سے پانچ سال کے اندر بیشتر متعلق دستاویزات، روز ناچے، سفرنامے اور آپ بیتیاں طبع ہوکر شائع ہوجاتی ہوں۔ اور ان اشاعتوں سے قومی اجتماعی زندگی میں احتسابی عمل جاری ہو۔

(۱۷) وہ قوم جس کے حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ کی خودنوشت یا غیر نوشت سوانح عمری اور ان کی زندگی سے متعلق دستاویزی مواد کی طباعت واشاعت ان کی موت سے قبل ہوجاتی ہو۔ اور ان کی مقدار اتنی ہو کہ ان کی موت ان میں صرف سن اور تاریخ موت کا اضافہ کرتی ہو۔

(۱۸) وہ قوم جس کے حکمراں اس قوم کی شستہ زبان میں گفتگو، تقریر اور تحریر کرتے ہوں اور ان میں قوم سے اس کی تلمیحات میں ربط رکھنے کی اعلیٰ صلاحیت موجود ہو اسی کے ساتھ ساتھ وہ معاصر اقوام کی شستہ زبان اور ان کی تلمیحات پر بھی قدرت رکھتے ہوں۔

(۱۹) وہ قوم جس میں 'علم الآخرۃ' کی توہمی اور فرضی حساسیت کی بجائے حقیقی اور عینی حساسیت پائی جاتی ہو اور اس قوم کا فکری، علمی، عملی اور رویہ جاتی منہج اسی حقیقی اور عینی حساسیت سے متحرک ہو۔

(۲۰) وہ قوم جس کی 'علمی زبان' اپنے صوتیوں (Phonems) یعنی مصوتوں اور مصمتوں کو نہ

Marfat.com

صرف 'مضبوط' رکھنے پر قدرت رکھتی ہو بلکہ دنیا کی زیادہ سے زیادہ زبانوں کے صوتیوں کو بھی بعینہ مضبوط و مرسوم رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

(۲۱) وہ قوم جس میں "بالِ جبریل" یا "کارِ جہاں دراز ہے" جیسی تخلیقات جب منظرِ عام پر آتی ہوں تو پوری قوم کے ہر خاص و عام میں کہرام برپا ہو جاتا ہو اور قوم ایسے تخلیق کاروں کو اپنے نوبل پرائز سے سرفراز کرتی ہو۔

اس کے برعکس کسی قوم کی قومی حیات کی جاں کنی کی علامت یہ ہے کہ جب اس میں یمیم نورائیم (Yamim Noraim) جیسی تخلیق سامنے آتی ہو تو عوام تو عوام اس قوم کے خواص بھی نہ اسے پڑھ سکتے ہوں اور اگر بفرضِ محال پڑھ بھی ڈالیں تو کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔

(۲۲) وہ قوم جس میں تفکیر کے تعلق سے تصنیفات کرنے اور افکار دینے میں سولہ سے پچیس سال کی عمر کے افراد کا حصہ پچاس فیصد سے زیادہ ہو۔ اور:

(۱) قوم کے حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ایسے افراد کی تلاش میں رہیں۔

(۲) ان کی فوری نشاندہی کے لئے قوم میں باضابطہ ذرائع اور ادارے قائم ہوں۔

(۳) ان کی نشاندہی کے بعد ان سے استفادہ کی شکل فوری طور پر نکالی جاتی ہو۔

(۴) ایسے نوعمر ذکی لوگوں سے استفادہ کے نام پر بے گار نہ لیا جاتا ہو بلکہ ضرورت پڑے تو ان کے لئے جگہ اور کرسی خالی کر دی جاتی ہو۔

اسحاق بررا ؤ (Isaac Barrow 1630-1677) مشہور یہودی سائنسدان تھا اور مشہور عالم یہودی سائنسدان اسحاق نیوٹن (Isaac Newton 1643-1727) کا اصل استاذ اور اس سے صرف تیرہ سال بڑا تھا۔ اس کی یہودیوں کے لئے سائنس کی تحقیق میں بڑی خدمات ہیں۔ لیکن یہودی آج تک اس کا فیصلہ نہیں کر سکے کہ اس کے دو کارناموں میں زیادہ بڑا کارنامہ کون سا ہے۔

Marfat.com

اس کا پہلا کارنامہ تھا سائنس میں نادر تحقیق اور اسحاق نیوٹن جیسی شخصیت کو سائنس کی تعلیم دینا۔ اور اس کا دوسرا کارنامہ تھا 1669 میں کیمبرج یونیورسٹی میں لوکیسین پروفیسر (Lucasian Professor) کے منصب سے از خود استعفاء دے دینا تا کہ اس کا شاگرد نیوٹن اس پر فائز ہو سکے۔ جب کہ خود اس وقت اس کی عمر 39 سال اور شاگرد کی عمر 26 سال تھی۔

(۲۳) وہ قوم جس میں تعمیل کے تعلق سے اہل افراد کا اسی فیصد سولہ سے تیس سال کی عمر پر مشتمل ہو۔ قوم کے حکمراں، علماء، مشائخ اور اعیان معاشرہ علانیہ طور پر ایسے افراد کی تلاش میں سرگرداں ہوں اور اس کے لئے قوم میں ڈھانچہ (Infrastructure) موجود اور فعال ہو۔

(۲۴) وہ قوم جس کے اندر ملی علمی سرمایہ کی تمام زبانوں اور عالمی زبانوں میں ترجمہ کا فن بے حد بالیدہ ہونے کے باوجود اس قوم کے صف اول اور صف دوم کے اہل علم ہر حال میں اصلی مصادر کی طرف ہی مراجعت کرتے ہوں۔

(۲۵) وہ قوم جس میں قوم کے اندر موجود علمی سرمایہ کی تمام زبانوں اور فی زمانہ اس عہد کی ہم عصر عالمی زبانوں اور دیگر فنون کی کتابوں کے نقول تیار کرنے والے اور موجودہ عہد میں کتابت کرنے، کمپوز کرنے، تصحیح کرنے، ایڈٹ کرنے اور چھاپنے والے سب سے زیادہ دستیاب ہوں۔ عصر حاضر میں عالم اسلام کے بڑے علمی مراکز مثلاً کراچی، لاہور، تہران، قاہرہ اور دہلی میں بمشکل ۱۰ عالمی زبانوں میں کتابوں کی کتابت کرنے، کمپوز کرنے، تصحیح کرنے، اور چھاپنے والے مسلمان دستیاب ہوں گے۔ ہماری موجودہ حالت کا اندازہ صرف اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1870 میں پیرس، لندن اور برلن میں چار ہزار عالمی زبانوں میں ایسے کام کرنے والے دستیاب تھے۔

(۲۶) وہ قوم جس کی علمی زبان میں دنیا کے ہر خطے سے متعلق تازہ ترین دقیق معلومات سے پر رہنماء سفر (Travel Guide) اور سفرنامے (Travelogue) سب سے زیادہ دستیاب ہوں۔ اور ان کا ہر اگلا ایڈیشن بغیر نظر ثانی کے قبول نہ کیا جائے۔ اور سفرنامے دقیق معلومات سے پر ہوں۔ کسی قوم کی

ترقی اور تنزلی کی حقیقی صورتحال کا اندازہ مرتب تاریخ کی کتابوں، کارناموں اور قصیدوں سے نہیں ہوتا بلکہ سفرناموں اور روزناچوں سے ہوتا ہے۔ قوم نصب العین کی حامل ہے یا اس سے عاری، اس میں عزم اور زندگی پائی جاتی ہے یا وہ جاں کنی سے گزر رہی ہے اس کا اندازہ سفرناموں اور روزناچوں سے ہوتا ہے۔

یہی سبب ہے کہ یہ عاجز مسلم حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وروں، اور بالخصوص تحریک اسلامی سے وابستہ افراد کے سفرناموں اور روزناچوں کو بغور پڑھتا ہے۔ اور سفری روداد بیانی کی مجلسوں میں کبھی بتواتر شریک ہوتا تھا۔ اس عاجز کے خیال میں امت کے حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور ان میں بالخصوص تحریک اسلامی کے افراد اور بالاخص اس کے ذمہ داران ـــــ کتنے ـــــ بے نشاط، بے مقصد، بیمار، ذہنی، فکری اور علمی طور پر پس ماندہ بلکہ درماندہ اور غلام اور فی الواقع اکثر اہل ہوس ہیں ـــــ اس کا اندازہ ان کے سفرناموں اور روزناچوں سے ہو جاتا ہے۔

یہودیوں کے سفرناموں اور روزناچوں مثلاً عہد وسطی میں پیتاحیہ اور بن یمین اور عہد حاضر میں ویمبری (Vambery) اور آریل اسٹین (Aurel Stein) کی بات تو جانے دیجئے ستر ہویں، اٹھارہویں، انیسویں، اور بیسویں صدی کے یوروپی عیسائیوں کے سفرناموں اور ان کے روزناچوں کو ہی دیکھ لیں جو جرمن، فرنچ، اسپینی، پرتگالی، اطالوی، ڈچ اور انگریزی زبانوں میں ہزاروں کی تعداد میں دستیاب ہیں اور ان کا تقابل اہل اسلام میں انیسویں صدی کے علماء اور مشائخ اور بیسویں صدی کی تحریک اسلامی کے افراد کے سفرناموں اور روزناچوں سے کرلیں تو اندازہ ہو جائے گا کہ جب اہل ہوس اور غلام (مغرب کے عیسائی) بھی مقصدی ہو جاتے ہوں تو ان میں کیسی عقابی روح بیدار ہو جاتی ہے اور وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں اور دوسری طرف ایمانی اور منصبی طور پر شہید علی الناس قوم مسلمان اور بالخصوص اس کے حکمراں، علماء، دانش وران اور تحریک اسلامی کے افراد جب جامد، معطل، بے نشاط اور غلام ہو جاتے ہیں تو ان کی ذہنی سطح کتنی پست ہو جاتی ہے۔

(۲۷) وہ قوم جس میں اس کے اپنے علمی سرمایہ کے تمام یا بیشتر مخطوطات اور اولین دستاویزات خود اس کی اپنی تحویل میں ہوں۔

(۱) وہ قوم ذہنی، فکری اور اخلاقی طور پر دیوالیہ اور غلام ہے جو اپنی قوم کے ایسے

Marfat.com

مخطوطے قیمتاً یا دوسروں کو خوش کرنے کے لئے تحفتاً دوسری اقوام کے حوالے کر دیتی ہے۔

(۲) وہ حکمراں اور حکومتیں بھی اسی صف میں ہیں جو اپنے قومی سرمایوں کو واپس لانے کی بجائے اپنے اہل علم کو انھیں بھول جانے کی بالواسطہ یا بلاواسطہ ترغیب دیتی ہیں۔

(۳) وہ کتاب فروش اور لائبریری کے اہل کار بھی اسی صف میں ہیں جو محض چند ٹکوں کے لئے اپنی قوم کے سرمایہ کو لائبریریوں سے چُرا کر یا لوگوں سے حاصل کر کے غالب اقوام کے ہاتھوں میں دے دیتے ہیں۔

(۴) اسی طرح آج کے حکمراں، علماء، دانش وران اور اعیان معاشرہ بھی اسی صف میں ہیں جو یہودیوں کے دام ہم رنگ زمین سے بے پروا ہو کر اور ان کی رائج کی ہوئی علمی نیٹ ورکنگ (Knowledge Networking) اور کنورجینس (Convergence) کے دیوانے ہو کر اپنا سارا سرمایہ یہود کے ہاتھوں میں سونپ رہے ہیں۔

(۵) کیا امت مسلمہ محمدیہ کے ان نام نہاد سربرآوردہ لوگوں کو معلوم ہے کہ:

(۱) نیویارک کا یشیوا (Yesheva) ۹ لاکھ مخطوطات اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے۔ جن میں ۳ لاکھ ایسے مخطوطے ہیں جن کا کوئی دوسرا نسخہ پوری دنیا میں کہیں اور پایا نہیں جاتا۔ ان مخطوطوں کو کوئی غیر یہودی خواہ وہ امریکہ یا برطانیہ کے کسی تحقیقی مرکز یا یونیورسٹی کی جانب سے ہی کیوں نہ انھیں دیکھنے کا خواہش مند ہو وہ اس کا مجاز نہیں۔

(۲) واضح ہو کہ ان میں بن یمین اندلسی کے ہاتھوں کا لکھا ہوا وہ سفرنامہ بھی ہے جو 1843 تک بوڈیلین لائبریری (Bodelien Library) کی ملکیت تھا لیکن غالباً 1863 کے اواخر میں اسے وہاں سے غائب قرار دیا گیا اور اب نیویارک کے مذکورہ یشیوا میں ہے۔

(۶) اسی طرح آج امت مسلمہ کے حکمراں، علماء، دانش وران، اور اعیان معاشرہ بھی

Marfat.com

اسی صف میں ہیں جو معاصر عہد میں اپنی آنکھوں کے سامنے ان سرمایوں کی لوٹ اور غارت گری کا مشاہدہ کررہے ہیں لیکن ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ نہ وہ صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں نہ قوم کو ان المیوں سے آگاہ کرتے بلکہ اکثر پوری قوم کو بے خبر رکھنے اور یہودیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور ان کے عطا کردہ عزت افزائیوں کو اس بے غیرتی کے عوض قبول کرتے ہیں۔ عصر حاضر میں امت میں ہونے والی بڑی بڑی غارت گری میں سے چند درج ذیل ہیں جن سے ہمارے قائدین نے امت کو بے خبر رکھا اور اس کے عوض اہل مغرب کی ضیافتیں قبول کیں:

(۱) مصر اور شام سے 'Geniza' دستاویزات کی لوٹ اور منتقلی۔

(۲) ٹرانس جارڈن سے بحر مردار کے مسجلات (Dead Sea Scroll DSS) کی لوٹ اور منتقلی۔

(۳) سلطنت آصفیہ کے علمی ذخائر کی تباہی، لوٹ اور منتقلی۔

(۴) اسی کی دہائی میں افغانستان کے علمی خزانوں اور دستاویزات اور نوادرات کی تباہی، لوٹ اور منتقلی۔

(۵) گزشتہ تین سالوں میں افغانستان کے علمی خزانوں، دستاویزات، نوادرات کی لوٹ اور منتقلی۔

(۶) پچھلے ایک سال میں عراق کے عظیم خزانوں بالخصوص، بابل، نینوا، بغداد، موصل، بصرہ کے علمی ذخائر، دستاویزات اور نوادرات کی تباہی، لوٹ اور منتقلی۔

Marfat.com

تدبیر وتوجیہ۔۲ (حصہ چہارم)

ہمارا منصب اور ہماری حالت

(۱) روئے ارض پر 'تاریخ اکبر' کا سب سے بڑا خزانہ قران اور سنت رسول ﷺ ہے لیکن یہ ایک المیہ ہے کہ مسلمان بالعموم اور مسلم قیادت ـــــــــ حکمراں، علما، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ ـــــ بالخصوص 'تاریخ اکبر' کے تعلق سے سب سے زیادہ نابلد ہیں۔

(۲) حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اسی 'تاریخ اکبر' کا بھرپور شعور اور علم تھا۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ تھا کہ جب نبی آخرالزماں ﷺ کی وفات حسرت آیات ہوئی تو حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''آج زمین کا تعلق عرش سے ختم ہوگیا'' (اوکما قال)۔

(۳) روئے ارض پر کسی قوم کی سربلندی کا فیصلہ سائنس اور ٹکنالوجی میں اس کی فوقیت کے اعتبار سے نہیں ہوا بلکہ 'تاریخ اکبر' اور 'تاریخ اصغر' کے ادراک اور اس کے مطابق رویہ اختیار کرنے سے ہوا۔

(۴) 'تاریخ اکبر' کا درست ادراک تو صالحیت کی حفاظت سے آتا ہے اور 'تاریخ اصغر' کا ادراک حقیقت شناسی، حقیقت رسی اور غوروفکر سے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر دو کے تعلق سے 'علم السنۃ' (Knowledge of Languages) کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ روئے ارض پر پچھلے ایک ہزار سال کے دوران 'علم السنۃ' میں یہودی علماء، اور مشائخ سے فائق کسی عالمگیر قوم کے علماء اور مشائخ نہیں رہے اور اسی ایک ہزار سال کے دوران 'علم السنۃ' میں مسلمان علماء ومشائخ سے پس ماندہ کسی عالمگیر قوم کے علماء اور مشائخ نہیں رہے۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اس دوران ان کی اسی پس ماندگی اور کورانہ زلہ ربائی نے ہمارے علمی خزانے کو کوڑا کرکٹ سے بھر دیا۔

(۵) 'تاریخ اکبر' اور 'تاریخ اصغر' کے تعلق سے مسلم قیادت ـــــ حکمراں، علماء مشائخ، دانش وران

Marfat.com

اور اعیان معاشرہ کی لاعلمی، پس ماندگی، واماندگی حتی کہ درماندگی کی انتہاء یہ ہے کہ جن عنوانات کے تحت ان کی معلومات ساری دنیا میں بے مثال اور عدیم النظیر ہونی چاہئے تھی اور ساری دنیا کا ان کو آخری مرجع ہونا چاہئے تھا ان عنوانات کے تحت ان کی معلومات نا قابل بیان حد تک پس ماندہ ہی نہیں بلکہ مبتدیانہ اور لاعلمانہ ہے۔ ایسے عنوانات میں سب سے منفرد عنوان 'سیرت نبی آخر الزماں ﷺ' ہے۔

(۶) اگر 'سیرت رسول اللہ ﷺ کے علم' کے دس درجات فرض کر لئے جائیں جن سے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین واقف تھے تو آج امت کے پورے ذخیرۂ علم کے حوالے سے مسلم قائدین ـــــ حکمران، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ ـــــ کے یہاں پایا جانے والا سیرت کا علم پہلے درجے کے برابر بھی نہیں۔

ظاہر ہے اس کی صرف ایک وجہ ہو سکتی ہے اور وہ ہے مسلم قائدین ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران، اور اعیان معاشرہ ـــــ کی عام طور پر قران وسنت ﷺ سے غیر معلوم الاعلمی۔ اور اس کی وجہ ہے ان علوم سے لاعلمی جس کے بغیر قران وسنت ﷺ کے راز ہائے سربستہ وا نہیں ہو سکتے۔ اس تعلق سے بنیادی امر ہے عربی مبین کا علم۔

(۷)

(۱) اللہ تعالیٰ کی مصلحت خاصہ کے تحت جس کو 'اجل امت' بھی کہتے ہیں، فی زمانہ کسی خطے میں ایک 'تاریخی مدت' تک 'غیر معمولی دانش ورانہ قوت و صلاحیت' کی نمود ہوتی ہے۔ اس خطے میں فی زمانہ بسنے والے افراد کے لئے یہ گھڑی فیصلہ کن اور آزمائش کی ہوتی ہے۔ وہ چاہیں تو اہل ثابت ہو کر اللہ کے مزید انعامات کے مستحق ہو جائیں۔ یا ان قوتوں کو ضائع کر کے خسران اٹھائیں۔ عصر حاضر میں پورے عالم اسلام میں سب سے 'غیر معمولی دانش ورانہ قوت وصلاحیت' کی نمود پاکستان میں نظر آتی ہے۔ لیکن گزشتہ پچاس سالوں کے دوران اس 'انعام خاص' کے باوجود وہاں کے اکثر حکمراں 'علماء، مشائخ، دانش وران، اور اعیان معاشرہ فی الواقع کوتاہ اور بے توفیق ثابت ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے اس 'اجل امت

'کی ایسی بے توقیری کی اور اس ''غیر معمولی دانش ورانہ قوت وصلاحیت'' کو اتنا ضائع اور ایسا پامال کیا جس کی نظیر حالیہ تاریخ میں نہیں ملتی ۔کم سواد اور کم ہمت لوگ یہ دیکھ کر عموماً خوش ہو لیتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا حاصل کر لیا جب کہ اہل نظر یہ دیکھ دیکھ کر روتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا گم کر دیا اور کیا کیا حاصل نہ کر کے مستوجب سزا بن گئے۔

مصافِ حیات میں مسابقت کرنے والی عالمگیر قوموں کی دانش ورانہ قوت و صلاحیت، کو اگر ناپا جائے تو صورت حال یوں سامنے آتی ہے:

سو(۱۰۰) کے پیمانہ (Scale) پر اگر یہودی ۹۹ پر ہیں، جرمن لوتھیرین ۸۰ پر، رومن کیتھولک ۷۵ پر، اینگلو سیکسن ۷۰ پر، اور برہمن ۴۰ پر تو پاکستان کا دانش ور طبقہ صرف ۱۰ پر ہے۔

جب عالم اسلام میں سب سے 'غیر معمولی دانش ورانہ قوت وصلاحیت' رکھنے والے ملک کی یہ حالت ہو تو بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دیگر مسلم ملکوں اور خطوں کی کیا صورت حال ہوگی۔

(۸) ''غیر معمولی دانش ورانہ صلاحیت وقوت' کے درست اور کما حقہٗ اظہار میں دو امور کو بنیادی طور پر دخل ہے۔ یہ دو امور ہیں:

(۱) قوم میں علوم السنہ (Knowledge of Languages) کی صلاحیت اور اس کا استعمال'۔

(۲) قوم میں 'تاریخ اکبر' اور 'تاریخ اصغر' سے مضبوط تاریخی شعور اور اس کا استعمال۔

(۹) 'قوم میں علوم السنہ کی صلاحیت' کے فارمیٹ الگ الگ اقوام کے جدا گانہ ہوتے ہیں۔ مثلاً عہد حاضر میں اور بالخصوص برصغیر کے تناظر میں امت مسلمہ محمدیہ کا فارمیٹ درج ذیل ہو سکتا ہے:

(۱) یک لسانی صلاحیت کے حاملین: جو لوگ ایک زبان اردو جانتے ہیں تو ان

Marfat.com

کے دعویٰ کی اعتباریت اس وقت قائم ہوگئی جب وہ اردو درج ذیل سطح پر جاننے والے ہوں۔

(الف)اردو	مطول
(ب)فارسی	متوسط
(ت)سنسکرت	متوسط
(ث)عربی	متوسط

اگر وہ اتنا علم نہیں رکھتے تو ان کی اردو دانی معتبر نہیں اور وہ یک لسانی صلاحیت کے حامل نہیں۔

(۲) **دولسانی صلاحیت کے حاملین:** جو لوگ صرف دو زبانیں جانتے ہیں یعنی پہلی اپنی زبان اور دوسری جاری عہد کی عالمی زبان تو ان کے دعویٰ کی اعتباریت اس وقت قائم ہوگی جب وہ اردو اور مثلاً انگریزی کا علم درج ذیل سطح پر جاننے والے ہوں۔

(الف) (ب)

(۱)اردو	مطول	(۱)انگریزی	مطول
(۲)فارسی	متوسط	(۲)جرمن	متوسط
(۳)سنسکرت	متوسط	(۳)فرانسیسی	متوسط
(۴)عربی	متوسط	(۴)لاطینی	متوسط

(۳) **سہ لسانی صلاحیت کے حاملین:** جو لوگ صرف تین زبانیں جانتے ہیں یعنی پہلی اپنی زبان دوسری جاری عہد کی عالمی زبان اور تیسری اپنی تاریخی متعالمی زبان تو ان کے دعویٰ کی اعتباریت اس وقت قائم ہوگی جب وہ اردو، انگریزی، اور مثلاً عربی کا علم درج ذیل سطح پر جاننے والے ہوں۔

(۱)اردو (مطول)،	فارسی (متوسط)	سنسکرت (متوسط)	ترکی (متوسط
(۲)انگریزی (مطول)	جرمن (متوسط)	فرانسیسی (متوسط)	لاطینی (متوسط)

Marfat.com

(۳)عربی (مطول)	نبطی (متوسط)	یونانی (متوسط)	عبرانی/کلدانی/ارامی (کوئی ایک)(متوسط) پارسی/پہلوی (متوسط)

(۴) چہار لسانی صلاحیت کے حاملین: جو لوگ صرف چار زبانیں جانتے ہیں یعنی پہلی اپنی زبان دوسری جاری عہد کی عالمی زبان، تیسری اپنی تاریخی متعاملی زبان اور چوتھی عصری ملی زبان تو ان کے دعویٰ کی اعتباریت اس وقت قائم ہوگی جب وہ اردو، انگریزی، عربی اور مثلاً بھاشا وغیرہ کا علم درج ذیل سطح پر جاننے والے ہوں۔

(۱)اردو (مطول)	فارسی قدیم (متوسط)	سنسکرت (متوسط)	ترکی (متوسط)
(۲)انگریزی (مطول)	جرمن (متوسط)	فرانسیسی (متوسط)	لاطینی (متوسط)
(۳)عربی (مطول)	نبطی (متوسط)	یونانی (متوسط)	عبرانی، کلدانی/ارامی/ (متوسط) پارسی/پہلوی (متوسط)
(۴)بھاشا (مطول)	صومالی (متوسط)	سواحلی (متوسط)	پشتو (متوسط)

(۱۰) ''قوم میں تاریخ اکبر اور تاریخ اصغر سے مضبوط تاریخی شعور'' سے مراد درج ذیل امور ہیں:

(۱) اپنی قومی ملی تاریخ، تاریخی مقامات، تاریخی شخصیات، تاریخی حوادث، تاریخی کار ناموں، تخلیقات، تہذیبی، تمدنی، ثقافتی ورثہ، رنج وطرب کے ایام، تلمیحات، اور سنین کی معلومات۔

(۲) متعامل ومقابل تاریخی قوموں کی تاریخ، ان سے متعلق تاریخی مقامات، تاریخی شخصیات، تاریخی حوادث، تاریخی کارناموں، تخلیقات، تہذیبی، تمدنی، ثقافتی ورثہ، رنج وطرب کے ایام، تلمیحات اور سنین کی معلومات۔

(۳) عالمی تاریخ کے تاریخی مقامات، تاریخی شخصیات، تاریخی حوادث، تاریخی

Marfat.com

کارناموں، تخلیقات، تہذیبی، تمدنی، ثقافتی ورثہ، رنج وطرب کے ایام، تلمیحات اور سنین کی معلومات۔

(۴) عصری اور جاری تاریخ کے روزانہ کے حوادث کے تعلق سے تاریخ، ان سے متعلق تاریخی مقامات، تاریخی شخصیات، تاریخی حوادث، تاریخی کارناموں، تخلیقات، تہذیبی، تمدنی، ثقافتی ورثہ، رنج وطرب کے ایام، تلمیحات اور سنین کی معلومات۔

(۵) مذکورہ تمام عنوانات سے متعلق تمام اسماء اور افعال کا صحیح تلفظ کرنے پر قدرت اور اس کے معانی اور تناظر کی معلومات۔

واضح ہو کہ جس قوم میں 'علوم السنۃ' کی صلاحیت اور اس کا 'استعمال' ہوتا ہے اس میں از خود 'تاریخی شعور' پیدا ہو جاتا ہے۔

(۱۱) پوری دنیا میں یہودی 'علوم السنۃ' کی صلاحیت اور اس کے 'استعمال' اور 'تاریخی شعور' کے تعلق سے گزشتہ ایک ہزار سال سے سب سے فائق چلے آرہے ہیں۔ اس صورت حال کو درج ذیل امور سے واضح کیا جاسکتا ہے:

(۱) یہودی علماء، مشائخ اور عصری علوم کے دانش وران عام طور پر چہار لسانی صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ اور پوری دنیا میں ایسے لوگوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔

(۲) ایسے یہودی علماء، مشائخ اور عصری علوم کے دانش وران کی تعداد بھی سینکڑوں میں ہے جو اس سے بھی زیادہ 'علوم السنۃ' کی صلاحیت اور 'تاریخی شعور' کے حامل ہیں۔ اگر اس صورت حال کو یہ عاجز بیان کرنا چاہے تو وہ یوں مثال دے گا:

پوری دنیا میں علوم وفنون کے تنوع اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حاملین کے اعتبار سے مسلمانوں کی سب سے بڑی اور جامع یونیورسٹی بلاشبہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہے جہاں کم و بیش تین ہزار جید اساتذہ تعلیم دیتے ہیں اور جہاں عباقرہ کی ایک تاریخ گزری ہے۔ اس عاجز نے یہودی 'عباقرہ' کی ایسی چند کتابیں دیکھی ہیں جنہیں ایک ایک عبقری نے تنہا

Marfat.com

تصنیف کیا ہے۔ یہ تصنیفات گہرے تجزیے اور مباحث سے لبریز ہیں اور ان میں اتنے 'علوم السنۃ' اور ایسے 'تاریخی شعور' کا استعمال ہوا ہے کہ اس عاجز کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی موجودہ صورت حال کا جو کچھ علم ہے اس کی بنیاد پر وہ ایسا کہنے میں خود کو حق بجانب پاتا ہے کہ یونیورسٹی کے سارے مسلم اساتذہ مل کر بھی ایسی ایک کتاب کو پڑھ کر اس کے ہر حصے کی تفہیم نہیں کر سکتے۔ جو حضرات عبداللہ یوسف علی مرحوم کی صلاحیتوں کو جانتے ہیں وہ اس بات سے اندازہ کر لیں کہ اس وقت اس صلاحیت کے یہودی صرف امریکہ میں دس ہزار سے زاید ہوں گے۔

یہودیوں کی بنائی ہوئی ـــــــ 'علوم السنۃ' کی صلاحیت اور اس کے استعمال' اور تاریخی شعور اور اس کے استعمال کی ـــــــ دنیا میں:

(۱) ٹائنبی کی 'اسٹڈی آف ہسٹری' (Toynbee: The Study of History) تاریخ میں۔

(۲) فریزر کی 'گولڈن بو' (Frazer: The Golden Bough) نسلیات میں۔

(۳) ٹولکین کی 'دلارڈ آف دی رنگ' (Tolkien: The Lord of The Ring) تصوراتی ناول میں اور

(۴) گرم برادران کی 'کنڈر اوند ہاؤز مارخین' (Grimm Brothers: Kinder und Hausmarchen) جیسی کتاب بچوں کی کہانیوں میں لکھی جاتی ہیں اور پوری قوم اس کی طرف آناً فاناً یکسو ہو کر متوجہ ہو جاتی ہے اور ان کے اندر دیئے جانے والے ایمائی اور اشارتی پیغام کو فوراً سمجھ لیتی ہے۔

(۱۲) ان دونوں امور یعنی ـــــــ "علوم السنۃ" کی صلاحیت اور اس کا استعمال اور "تاریخی شعور" اور اس کا استعمال ـــــــ کے تعلق سے قوم کی اجتماعی سطح کے بہترین اشاریے عصر حاضر میں ریڈیو اور ٹیلی

Marfat.com

ویژن کے 'نیوز ریڈر، کمپیئر اور اس کے پروگراموں میں تبصرہ کرنے والے ماہرین ہیں۔اس تعلق سے بی بی سی ورلڈ (BBC World) (بی بی سی اردو نہیں) کی مثال دی جاسکتی ہے۔

(۱) بی بی سی ورلڈ' کے نیوز ریڈر' کمپیئر اور مبصرین بالعموم اور ان میں یہودی بالخصوص علوم السنۃ کی صلاحیت اور اس کے استعمال اور تاریخی شعور اور اس کے استعمال کے کس اونچے مقام کے حامل ہوتے ہیں اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

(۲) اس کے برعکس سارے عالم میں مسلمانوں کے درمیان غیر معمولی ''دانش ورانہ صلاحیت'' کے سب سے بڑے حامل ملک پاکستان کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے 'نیوز ریڈر' کمپیئر اور مبصرین'' علوم السنۃ'' کی صلاحیت اور اس کے استعمال اور تاریخی شعور اور اس کے استعمال کے حوالے سے کس پس ماندگی میں ہیں اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔اس عاجز کے اس خیال کا مفہوم قطعاً یہ نہیں ہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو میں بے صلاحیت لوگ نیوز ریڈر، کمپیئر اور مبصر ہیں بلکہ یہ دراصل پورے ملک کی مجموعی اوسط صورت حال کے اشاریئے ہیں۔ایسے اشاریئے سے عام انسانوں سے لے کر یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں اعلیٰ ترین صلاحیت کے افراد تک، مقامی سطح کے سیاستدانون سے ملکی سطح کے اعلیٰ سیاستدانون تک، مقامی علماء اور دانش وروں سے اعلیٰ ترین علماء اور دانش وران تک کی مجموعی صلاحیت کے تعامل سے معاشرے میں جو علمی تناظر قائم ہوتا ہے اس کا اظہار ہوتا ہے۔

جب پی ٹی وی میں نیوز ریڈر اور مبصر 'مازندران' کو 'نازندرن' 'انبار' کو انبر، عبر اور 'ان بر' کہتا ہے، جب مکۃ المکرمۃ کو 'مکہ' اور 'عسقلان' کو 'اسکلون' کہتا ہے تو بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ امت کے پاس علوم السنۃ کی صلاحیت اور اس کا 'تاریخی شعور' کس جاں کنی سے دوچار ہے۔اگر اس اشاریہ کو اور توسیع دے دی جائے اور اس میں اس بات کو بھی شامل کرلیا جائے کہ جب ملک کے حکمراں، علماء، مشائخ، عصری علوم کے دانش وران اور اعیان معاشرہ نیوز ریڈر کو مازندرن اور انبر تلفظ کرتے ہوئے پاتے ہیں اور ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور منٹوں میں تصحیح کے لئے استدرا کی ٹیلی فون کا وہ ڈھیر نہیں لگاتے تو سمجھنا چاہئے

Marfat.com

کہ پورا ملک جان کنی کی حالت میں پہنچ چکا ہے خواہ دوسرے پرشور اشاریئے اس کی قوی صحت مندی کے لاکھ احصائیات پیش کر رہے ہوں۔

اس سے شاید ہی کوئی باخبر شخص عدم اتفاق کرے کہ تیرھویں صدی عیسوی میں منگولوں کے ہاتھوں عالم اسلام کی تباہی سے کیف و کم کے اعتبار سے بڑی تباہی 1946 سے 1980 کے مابین برصغیر میں ہوئی، جن پر امت جتنا روئے کم ہے۔ ڈھاکہ، چٹگاؤں، راج شاہی، سلہٹ، مرشد آباد، عظیم آباد، الہ آباد، فیض آباد، لکھنو، دہلی، رام پور، علی گڑھ، حیدر آباد (دکن)، خلد آباد، سرنگاپٹم، بھوپال، ٹونک، برہان پور، آگرہ، کراچی، حیدر آباد (سندھ)، ملتان، اور لاہور کے قبرستانوں میں آرام کرنے والوں کو کیا خبر کہ ان کے اخلاف ثریا سے کس تحت ثریٰ تک آ گئے ہیں۔

(۱۳) لائبریریاں دولت سے قائم ہوتی ہیں اور برقرار رکھی جا سکتی ہیں نہ حکومت اور قوت سے۔ لائبریریاں فی الواقع قوم کے نشاط، عزم، مقصد کار اور نصب العین کے اظہار کا نتیجہ بھی ہوتی ہیں اور ان کی عکاس بھی۔ اگر قوم میں نشاط اور نصب العین نہیں تو خواہ کتنی ہی عظیم الشان لائبریری کیوں نہ قائم کر لی جائے وہ زیادہ دیر برقرار نہیں رہتی۔ قوم میں 'حرکیت' ہو تو صحرا میں اور درختوں کے پتوں پر اور غاروں میں لائبریریاں بن جاتی ہیں۔

(۱۴) ہمارے مدارس اور جامعات اسلامیہ کی لائبریریاں عموماً مردہ خانوں کے مثل ہیں جہاں ابتدائی ایک حد سے آگے مردہ گھر کے جمعدار کے سوا کوئی نہیں جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں نہ مطالعہ کی اجازت ہے، نہ فرصت اور نہ حاجت۔ طلبہ کو عموماً اجازت نہیں۔ اساتذہ کو فرصت نہیں اور مہتمم اور ناظم کو حاجت نہیں۔ ابوحنیفہ النعمان، ادریس شافعی، مالک بن انس، احمد بن حنبل اور جعفر الصادق ساری امت کی طرف سے پڑھنے کا فرضِ کفایہ ادا کر کے چلے گئے ہیں اور متاخرین کے بقول اپنے پیچھے تفقہ، تدبر اور نقد و نظر کے دروازے اچھی طرح مقفل کر گئے ہیں۔ اور ہر لائبریری کے دروازے پر 'جمہور علماء' نامی ایک دستہ تعینات کر گئے ہیں جس کی ذمہ داری ہے کہ اگر کسی ابن قتیبہ، ابن سعد، ابنِ جریر طبری، مسعودی

اور ابن حزم جیسے آدمی نے لائبریری کی کھڑکی کے دراز سے اندر جھانکنے کی بھی جراءت کی تو اسے مار کر لائبریری کے احاطہ سے باہر کر دیا جائے۔

(۱۵) عالم اسلام میں عصری علوم کی یونیورسٹیوں کا طور جدا ہوتے ہوئے بھی ان کا حال بالعموم دار العلوموں اور جامعات اسلامیہ سے مختلف نہیں۔ گزشتہ صدیوں سے اب تک مغربی طرز کی یہ یونیورسٹیاں جو عالم اسلام میں قائم کی جاتی رہی ہیں وہ دراصل مغربی یونیورسٹیوں کا چربہ یا مثنیٰ نہیں۔ وہاں کے مقاصد جدا ہیں اور یہاں کے جدا۔ عالم اسلام میں قائم بظاہر ان مغربی طرز کی یونیورسٹیوں کی مثال گویا ایسی تعلیم گاہوں کی ہے جہاں فطری طور پر بینا پیدا ہونے والے بچوں کو طریقۂ بریل (Braille System) پر تعلیم دی جاتی ہو۔ ان یونیورسٹیوں میں پیدائشی طور پر صحت مند لوگوں کو پڑھا کر اندھا، اپاہج، نقال، سہارا لے کر چلنے والا، بے ہمت، بے مقصد، پریشان خیال، ژولیدہ فکر، شکم پرور اور میدان عمل سے گریز پا بنائے جانے کا عمل جاری ہے۔ چنانچہ عالم اسلام میں موجود یونیورسٹیاں، وہاں کا نصاب تعلیم، طریقہ تعلیم، اکثر اساتذہ، ان میں اکثر کی اخلاقیات، یونیورسٹی انتظامیہ، حکمراں، سرکاری پالیسیاں، سینیٹ اور تعلیمی کمیٹیاں، فارغین کو بروئے کار لانے والے ادارے اور محکمے، یونیورسٹی میں نصابی اور غیر نصابی اشغال، طلبہ کے اکثر والدین اور مربیان حتی کہ بیشتر طلبہ سب اسی کے غماض ہیں۔ ان سب کی حقیقت اور وہاں کی تعلیم کی اوقات جاننا ہو تو وہاں کی لائبریریوں کا حال دیکھ لیں۔

(۱۶) برصغیر کی ایک یونیورسٹی ہے۔ دنیا کے اعلیٰ ترین علمی، سائنسی، تاریخی اور لسانی جرائد اور مجلوں سے وہاں دو ایک اساتذہ کو چھوڑ کر اکثر ناواقف ہیں۔ کتابوں اور جرائد کی خریداری کے نام پر کروڑوں روپے سالانہ گرانٹ ملتی ہے۔ ان پیسوں سے خریدے جانے والے جرائد، مجلے اور کتابیں سینٹرل لائبریری میں دستیاب ہوتے ہیں نہ متعلقہ شعبوں کی سیمینار لائبریریوں میں۔ سینٹرل لائبریری میں کتابیں نہیں ـــــ ہیں ـــــ تو اپنی جگہوں پر نہیں ـــــ اس لئے کہ روزانہ انہیں اپنی جگہوں پر واپس رکھنے اور ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ جزوی یا کلی عملاً ترتیب جدید کرنے کو غیر ضروری خیال کیا جاتا ہے اور اکثر قیاسی خانہ پری سے کام چلا لیا جاتا ہے۔ اس یونیورسٹی کے دیگر شعبوں کی طرح یہاں شعبۂ اسلامی علوم اور

شعبۂ عربی بھی قائم ہیں جو خیر سے مشہور بھی ہیں۔اس عاجز کو کچھ دن اس یونیورسٹی کے جوار میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ یکے بعد دیگرے وہاں کے تین طلبہ سے میں نے سیرت ابن ھشام منگوائی۔تینوں نے آکر کہا کہ اس نام کی کوئی کتاب سینٹرل لائبریری میں نہیں ہے۔چوتھے نے خبر دی کہ تلاش بسیار کے بعد سینٹرل لائبریری کے اس شعبے کی فہرس کتب مل گئی ہے اور لائبریرین نے اسے دیکھنے کی اجازت دے دی ہے۔فہرس کی ورق گردانی سے معلوم ہوا کہ وہاں ایک نسخہ ہے۔لیکن لائبریری کے ریک پر موجود نہیں۔ کس کو کتاب ایشو کی گئی لائبریرین کو معلوم نہیں۔بالآخر سیرت ابن ہشام مطبوعہ مصر شعبۂ اسلامی علوم کی سیمینار لائبریری میں ملی۔وہاں یہی ایک نسخہ تھا۔کتاب 1949 میں شائع ہوئی تھی (فی الواقع مجھے اصل ضرورت اس نسخہ کی تھی جو انیسویں صدی میں ہالینڈ میں شائع ہوا تھا)۔لائبریری میں اندراج کا سن 1951 درج تھا۔کسی صاحب نے 1951 کے اواخر غالباً نومبر میں اسے پہلی بار ایشو کرایا تھا اور دوسری بار 1999 میں اس عاجز کے اصرار پر ایک طالب علم کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔واضح ہو کہ اس دوران یونیورسٹی سے سینکڑوں طلبہ نے علوم اسلامی میں ایم اے کی ڈگری لی ہوگی اور پچاس سے زائد طلبہ نے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں۔

اس صورت حال سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان یونیورسٹیوں اور امت کو ان سے پہنچنے والے فیض کا کیا حال ہے۔

اسی مقام پر یہ بات بھی غور طلب ہے کہ کیا تعلیم واقعی امت کا مسئلہ ہے۔کیا امت میں تعلیم کی کمی ہے؟ کیا امت میں اسکولوں، کالجوں، اور یونیورسٹیوں کی کمی ہے؟ کیا نئے اسکول اور کالج اور یونیورسٹیاں قائم کرنا ہمارے مسئلوں کا حل ہے؟

کیا یہ ایک تلخ حقیقت نہیں کہ جو تعلیمی ادارے، اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم ہیں اور امت کا ان پر تصرف رہا ہے وہ Optimally مفید مطلب ثابت نہیں ہو رہی ہیں۔

(۱۷) یوں تو اس صورتحال کے بیسیوں اسباب بیان کئے جا سکتے ہیں جو اپنی جگہ درست بھی ہوں گے۔اور ظاہر ہے اس صورت حال کے لئے کسی ایک یا دو طبقوں کو ذمہ دار بھی ٹھہرایا نہیں جا سکتا۔ تاہم عام مسلمان اس صورت حال کی مجموعی طور پر عام ذمہ داری اگر اپنے قائدین ——————

Marfat.com

حکمراں، ارباب حل وعقد، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ ـــــــ پر ڈالیں اور انہیں اس کا اصل ذمہ دار اور قصوروار قرار دیں تو یہ بے جا نہ ہوگا۔ امت کی اس صورت حال کی اصل ذمہ دار اس کی قیادت ـــــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران، اور اعیان معاشرہ ـــــــ ہے جو گزشتہ سو سالوں میں خود بھی جامد، بے حس، بے مقصد، بے عزم، بے حوصلہ، بے کار، بے بصیرت اور بے نشاط ہوئی اور اس نے اپنی قیادت اور سیادت کو بچانے کے لئے پوری قوم کو اور بالخصوص 'عام مسلمانوں' کو ژولیدہ فکر، بے حوصلہ اور بے نشاط بنانے کی اپنی حد تک پوری کوشش کی۔ مسلمانوں کی یہ یونیورسٹیاں اور یہ جامعات اسلامیہ اور یہاں پایا جانے والا جمود چلی آرہی منظم قیادت کی عکاس اور پرتو ہے عامۃ الناس کی نہیں۔

(۱۸) بالخصوص پچھلے ڈیڑھ دو سو سالوں میں جس طرح ملت اسلامیہ جامد، بے حس، بے مقصد، بے سمت، بے عزم، بے حوصلہ، بے کار، بے حیثیت، اور بے نشاط بنائی جاتی رہی ہے اس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ اب یہ جمود زہریلا دائرہ (Vicious Circle) بن چکا ہے۔ چنانچہ سیاسی قیادت ہو یا مذہبی قیادت فکری قیادت ہو یا علمی قیادت، تعلیمی قیادت ہو یا روحانی قیادت، انتظامی قیادت ہو یا ادارہ جاتی قیادت سب بے نشاط اور معطل ہو چکی ہے۔ ان تمام المیوں کی انتہاء یہ ہے کہ گزشتہ ستر سالوں سے سامنے آنے والی تحریکی قیادت بھی اب دم توڑ چکی ہے یوں تو دنیا میں ہر باخبر مسلمان کا سینہ اس طرح کی مثالوں کا گنجینہ ہوگا لیکن چلی آرہی قیادت کی بے نشاطی امت کے رگ وپے میں کس طرح سرایت کر گئی ہے اس کی چند مثالیں جو اس عاجز کا ذاتی تجربہ ہیں اسے تحریر کرتا ہوں تا کہ 'عام مسلمانوں' کو حقیقی صورت حال کا درست اندازہ ہو۔

(۱۹) 1984 سے 1988 کے دوران اس عاجز نے عالم اسلام میں بڑی سرعت سے رونما ہونے والے واقعات کے تناظر میں ایک قابل عمل تجویز تیار کی اور امت کے معروف بیس اعلیٰ ترین دماغوں کی خدمت میں اسے پیش کیا۔ اس تجویز کے تعلق سے اس عاجز کا اب بھی یہی خیال ہے کہ اگر اس پر جزوی طور پر بھی عمل درآمد کر لیا جاتا تو عالم اسلام میں نہ یہ موجودہ صورتحال پیدا ہوتی، نہ امت کو ان حوادث سے گزرنا ہوتا جو 1985 سے اس پر عارض ہوئے۔ اور اگر بدقسمتی سے یہ سب واقع ہو ہی جاتے تو امت

Marfat.com

کے لئے اتنے جانکاہ اور مہلک نہ ہوتے جتنے ہوئے۔لیکن صد افسوس بجز ایک شخص کے کسی نے کان نہیں دھرا۔اللہ تعالیٰ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی قبر کو نور سے بھر دے اور ان کی مغفرت فرمائے صرف وہی ایک ایسے شخص تھے جو اس تجویز پر بے خود ہو گئے اور بے حد جذباتی ہو کر اس عاجز کی تجویز کی تحسین کی اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔اس کے برعکس تحریک اسلامی کے ایک عالمی سطح کے قائد نے تو ایک ایسا' عارفانہ' مشورہ دیا کہ اس عاجز نے سر پیٹ لیا۔انہوں نے فرمایا: تفصیلات لکھ کر بھیج دو اسے شائع کرا دیا جائے گا۔

(۲۰) 1989 سے 1991 کے دوران اس عاجز نے ملک کے سات معروف دماغوں کے سامنے تیزی سے رونما ہونے والے حالات کے تناظر میں ایک مفصل اور قابل عمل تجویز رکھی۔اس عاجز کا اب بھی یہی خیال ہے کہ اگر اس وقت اس پر جزوی عمل درآمد بھی ہو جاتا تو 1992 سے ملت پر جس تکلیف دہ اور کربناک دور کا دروازہ وا ہوا وہ شاید نہ ہوتا۔افسوس ان معروف دماغوں کو اپنے اپنے مفاد کی فکر زیادہ لاحق تھی۔

(۲۱) 1986 میں ایک مؤقر دینی درس گاہ کے ایک تحریکی طالب علم سے ملاقات ہوئی۔علم، صلابت اور جودت میں نمایاں۔وہ مشورہ کے طلب گار ہوئے۔کئی سالوں تک وقفہ وقفہ سے آ کر ملاقات کرتے رہے۔اچھے اور ذہین نوجوانوں کو امت کے کام آنے اور کارہای ضروری انجام دینے کے لئے پر نشاط بنانا اس عاجز کی کمزوری ہے۔فضیلت کے بعد انھوں نے معاشیات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور امت کے لئے کچھ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔اس عاجز نے معاشیات کے تناظر میں امت کو درپیش اصل چیلنج کی نشاندہی کی اور تاکید کی کہ آپ وہاں معاشیات میں اعلیٰ ڈگری لینے نہیں بلکہ امت کو درپیش چیلنج کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہونے جا رہے ہیں۔وہ آکسفرڈ گئے۔اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔کئی سالوں تک یہ عاجز بے خبر رہا۔پھر ملاقات ہوئی۔جھجکتے ہوئے ملے۔معلوم ہوا سود اور نظام سود کو پیارے ہو گئے ہیں اور ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں معاشی ایڈوائزر ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲۲) 1987 میں ایک دوسرے مؤقر دینی درس گاہ کے ایک اور تحریکی طالب علم سے ملاقات ہوئی۔فضیلت کے بعد وہ یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ہر ہفتے ملاقات کو آتے۔بے حد سرگرم تحریکی لگتے

Marfat.com

تھے۔معاشیات پڑھنا چاہتے تھے۔مشورہ طلب کیا۔کہا کچھ کرنا چاہتا ہوں۔کچھ غیر معمولی کرنے کا ایسا جذبہ طاری نظر آیا کہ میں حیران رہ گیا۔میں نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خاص پہلو کی جانب اشارہ کیا۔جس کا ذکر صرف ابن خلدون نے کیا ہے۔میرے علم کی حد تک اس سے پہلے کسی نے کیا نہ اس کے بعد۔ایک معاصر یہودی ماہر معاشیات پے ٹن کن (Patinkin) نے غالباً 1975-1980 میں یہودیت کے تناظر میں اس پر کام کیا تھا۔اس عاجز کی خواہش تھی کہ قران وسنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں کوئی مسلمان اس پر کام کرتا۔میں نے اس جانب ہمت افزائی کی۔مشورہ لے کر چلے گئے۔ایک سال بعد ملاقات ہوئی۔معلوم ہوا معاشیات چھوڑ دی ہے اور عربی میں ایم اے کر رہے ہیں۔کہا کہ فلاں نے مشورہ دیا عربی میں ایم اے کرلو۔محنت نہیں کرنی پڑے گی۔میں نے کہا خیر عربی میں ہی کچھ ضروری کام کیجئے۔ایم فل کے بعد تشریف لائے۔کہا: پی ایچ ڈی کرنا چاہتا ہوں مشورہ دیجئے۔اسلامک اسٹڈیز اور عربی دونوں شعبوں کو سامنے رکھ کر مشورہ دیجئے۔انھیں دنوں اسلام کے تین نہایت کارآمد موضوعات پر جرمنی کے ہمبرگ، برطانیہ کے کمبرج اور امریکہ کے غالباً پنسلوینیا یونیورسٹی میں کام چل رہے تھے اور تینوں محققین غیر مسلم تھے۔موضوع ایسا تھا کہ اس پر یہاں کی یونیورسٹیوں میں بخوبی تحقیق کی جاسکتی تھی۔بلا شبہ اس کے لئے علم، محنت اور اسلام کے لئے کچھ کرنے کا اٹل جذبہ درکار ہوتا۔میں نے انھیں موضوعات پر تحقیق کرنے کا مشورہ دیا۔اور اپنی طرف سے حتی المقدور مدد کا وعدہ بھی کیا۔چند مہینوں کے بعد تشریف لائے۔بتایا کہ ان موضوعات پر گائڈ تیار یا راضی نہ تھے۔کہا محنت کرنی پڑے گی۔علمی کام بعد میں کرلینا۔پہلے پی ایچ ڈی کرلو۔مزید معلوم ہوا کہ دیگر لوگوں نے جن میں تحریکی لوگ بھی تھے اسی مشورہ کو صواب قرار دیا۔چنانچہ انھوں نے ''متنبّی'' پر تحقیق کرلی۔اب ایک یونیورسٹی میں استاذ ہیں اور تحریک اسلامی میں سرگرم۔

(۲۳) 1984 کی بات ہے۔ایک نوجوان سائنسداں اس عاجز سے ملنے تشریف لائے۔بتایا کہ جب وہ اس شہر کو منتقل ہو رہے تھے جہاں یہ عاجز رہتا تھا تو ان کے شہر کے ایک بزرگ نے انھیں تاکید کی کہ مجھ سے ملتے ضرور رہا کریں۔ملاقات ہوئی۔جودت، ذہانت، اسلام کے لئے مر مٹنے کا جذبہ خون کی طرح رگ وپے میں دوڑ رہا تھا۔بے حد خوشی ہوئی۔معلوم ہوا کہ مائیکرو پروسیسنگ شعبے میں Mind او

Marfat.com

Memory پر کام کر رہے ہیں۔ قران سے شغف تھا۔ کئی سالوں تک قران میں تدبر کرتے رہے۔ امت کے لئے کئی نادر چیزیں کرنے کا عزم رکھتے تھے۔ اعلیٰ تحقیق کے لئے یوروپ گئے۔ پیرس جا کر حمید اللہ صاحب سے بنفس نفیس انھوں نے ہی میری جانب سے بات چیت کی تھی۔ پھر جانے کیا ہوا سعودی عرب چلے گئے۔ اب بقول شاعر ع

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

(۲۴) 1990-91 کی بات ہے۔ ایک مسلم نوجوان ملنے تشریف لائے۔ بتایا کہ ہارورڈ میں پوسٹ ڈاکٹورل ریسرچ کر رہا ہوں۔ اس وقت مواد کی فراہمی کے لئے نکلا ہوں۔ یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ ایک مسلم نوجوان جو صورتاً اور عادۃً مسلمان ہے ہارورڈ میں تحقیق کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کسی (سادہ لوح یا ناعاقبت اندیش) صاحب نے انھیں تاکید کی ہے کہ اس عاجز سے ضرور ملوں۔ کئی گھنٹوں کی گفتگو کے بعد وہ نوجوان چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد میرے ایک رفیق نے جو گفتگو کے موقع پر موجود تھے دریافت کیا کہ گفتگو کے ابتدائی حصے کو چھوڑ کر پوری مدت میری باتیں بڑی عجیب اور خلاف معمول کیوں تھیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں خود نہیں جانتا۔ بس اتنا جانتا ہوں کہ مجھے تھوڑی دیر بعد سخت انقباض محسوس ہونے لگا تھا۔ جہاں اس بات کی خوشی عند الملاقات ہوئی تھی کہ ایک نوجوان ہارورڈ میں ریسرچ کر رہا ہے اور ذہناً بھی مسلمان معلوم ہوتا ہے وہیں سخت حیرت ہو رہی تھی کہ اس سے بات کرنے سے طبیعت یکسر اچاٹ ہوگئی۔ چار سالوں بعد ایک تحریر نظر سے گزری جس سے معلوم ہوا کہ وہ صاحب "Clash of Civilizations" کا مواد فراہم کرنے کی مہم پر تھے۔

(۲۵) 1986-87 کی بات ہے۔ فوکویاما (Fukuyama) کے مقالہ کی اشاعت سے دو سال قبل اس عاجز نے ''اسلام اور اکیسویں صدی کا چیلنج'' تحریر کیا۔ عالم اسلام کے ایک موقر اشاعتی ادارے سے شائع کرنا چاہا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عالم اسلام کے معروف ذی علم اس کے ادارتی پینل میں تھے۔ دو سال کی چھان پھٹک کے بعد ادارے نے مطلع کیا کہ کتاب ناقابل اشاعت ہے۔ اس دوران فوکویاما کا مقالہ منظر عام پر آگیا اور اس پر بحث کا آغاز ہوا۔ سالوں بعد عاجز کی کتاب شائع ہوئی اور اشاعت کے

Marfat.com

پندرہ دنوں کے اندر اندر سب سے پہلے پروفیسر سید محمد سلیم صاحب مرحوم نے 'افکار معلم' لاہور میں غیر معمولی تبصرہ فرمایا اور عالم اسلام کے اہل علم اور بالخصوص اس کے حکمرانوں کو اس کتاب کی جانب متوجہ کیا اور اس کے معاً بعد پروفیسر قاضی اشفاق صاحب نے سڈنی آسٹریلیا سے نکلنے والے جریدہ "Insight" میں دوسرا غیر معمولی تبصرہ کیا اور مغرب میں رہنے والے مسلم اہل علم کو اس کتاب کی جانب متوجہ کیا اور مصنف سے شکایت کی کہ یہ کتاب سارے عالم اسلام کا ورثہ اور حق ہے اسے میں نے صرف اردو میں کیوں شائع کیا اور تاکید کی کہ کتاب جلد از جلد کم از کم عربی اور انگریزی میں بھی شائع ہو جائے۔

(۲۶) 1980 کی بات ہے۔ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ عالم اسلام کی ایک بڑی تحریک اسلامی کے قائد اعلیٰ کے پرائیویٹ سکرٹری تھے۔عربی تحریر و تقریر میں طاق۔روز ملاقات ہوتی۔انھوں نے بتایا کہ پہلے میٹرک تک انھوں نے تعلیم حاصل کی پھر ایک مؤقر دینی درس گاہ میں داخل ہوئے۔ 'فضیلت' کی پھر 'تخصص فی الادب' کی سند حاصل کی۔اسلام کے لئے کچھ کر گزرنے کا جذبہ رگ و پے سے ابل رہا تھا۔کہا اعلیٰ تعلیم کے لئے مغرب جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ یوروپ چلے گئے۔متعدد یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی۔پی ایچ ڈی ہوئے۔ابھی پی ایچ ڈی کر رہے تھے کہ ملاقات ہوئی۔رنگ ہی نہیں ڈھنگ بھی بدلا نظر آیا۔اکھڑے اکھڑے سے رہے۔اب معلوم ہوا کہ یوروپ کے ایک شہر میں کباب کی دوکان کھول لی ہے۔اور فارغ البال ہیں۔

قائدین کی امت کو فریب دہی

(۱) امت مسلمہ محمدیہ کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ بالخصوص گزشتہ سو سالوں میں اس نے اپنے قائدین ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، عصری علوم کے دانش وران اور اعیان معاشرہ ـــــ پر اعتماد اور بھروسہ کیا۔ لیکن اس کا سب سے بدترین پہلو یہ ہے کہ امت کو نہ صرف ان کے انھیں قائدین نے فریب دیا بلکہ اس کے اعتماد کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے محض اپنے مفادات کے لئے غیروں کے ہاتھوں میں فروخت کر دیا۔

(۲) اس تعلق سے امت مسلمہ محمدیہ کو اس کی ہر قسم کی قیادت (حکمراں قیادت، سیاسی قیادت، مذہبی قیادت، روحانی قیادت، علمی قیادت، انتظامی قیادت حتی کہ تحریکی قیادت) نے فریب دیا ہے۔ یہ فریب دہی درج ذیل عنوانات کے تعلق سے ہے:

(۱) امت مسلمہ محمدیہ پر مقامی، علاقائی اور عالمی ہر سطح پر وارد ہونے والے خطروں، المیوں اور تباہی اور اس کے مضمرات وعواقب کی صحیح اور تفصیلی صورتحال سے اسے آگاہ کرنا۔

(۲) امت کی جانوں، مالوں، علمی، تہذیبی، ثقافتی، تمدنی اور عسکری موجود اثاثوں اور قوتوں کو محفوظ رکھنا اور اس کو محفوظ رکھنے کے لئے امت کو اعتماد میں لینا اور اس تعلق سے اسے آگاہ کرنا۔

(۳) امت مسلمہ پر مقامی، علاقائی، اور عالمی ہر سطح پر آئندہ وارد ہونے والے ممکنہ خطروں اور مہلکات اور ان کے مضمرات وعواقب کی صحیح صورتحال سے آگاہ کرنا اور ان سے بچانے کے تعلق سے اسے اعتماد میں لینا اور اس کی آگہی اور شراکت سے سامنا کرنے کی تیاری کرنا۔

Marfat.com

(۴) امت مسلمہ محمدیہ کی منصبی اور واقعی امنگوں بالخصوص اس کی منصبی حیثیت کی بحالی کی امنگ کو پورا کرنے کے لئے اس میں طویل مدتی تیاری کے منصوبوں پر کام کرنا اور اس تعلق سے امت کو آگاہ کرنا اور اسے اعتماد میں لینا۔

(۳) یوں تو اس تعلق سے امت مسلمہ محمدیہ کو اس کے قائدین کی جانب سے دیئے گئے فریب کی فہرست بڑی طویل ہے لیکن یہاں صرف دو امور کا ذکر کافی ہوگا۔ اس عاجز کا خیال ہے کہ گزشتہ سو سالوں میں امت کے سیاسی، مذہبی، روحانی، علمی اور انتظامی قائدین نے قومی کاموں کے نام پر امت سے جو اعانتیں لی ہیں اور ان کو محض اپنے ذاتی مفادات کی تکمیل میں یا لایعنی امور میں بے جا صرف کیا ہے اگر اس کا ایک لاکھواں حصہ بھی درج ذیل کاموں پر صرف ہوتا تو امت آج سے پچاس سال قبل ہی اقوام عالم کے شانہ بشانہ باخبری کی منصوبہ بندی کی تکمیل میں مصروف ہو چکی ہوتی۔ اور جن الم ناک مسائل سے وہ آج دوچار ہے شاید وہ پیدا ہی نہیں ہوئے ہوتے۔ مذکورہ دو امور درج ذیل ہیں:

(۱) امت کے فکری، علمی، تہذیبی، ثقافتی اور تمدنی اثاثوں کی بحالی۔

(۲) امت کی حیثیت کی بحالی میں ضروری فکری استعداد کی بحالی کے لئے فکری و علمی اثاثوں کے تناظر میں علمی تیاری۔

(۴) امت مسلمہ محمدیہ کے فکری، علمی، تہذیبی، ثقافتی اور تمدنی اثاثوں کی بحالی کے تعلق سے ضروری کام درج ذیل تھے:

(۱) اپنی تحویل میں موجود اثاثوں کی حفاظت کا نظم۔

(۲) دوسروں کی تحویل میں موجود اثاثوں کی نشاندہی۔

(۳) اپنی اور دوسروں کی تحویل میں موجود غیر متعین یا غیر شمار شدہ اثاثوں کی فہرست سازی۔

(۴) ہر دو اقسام کے اثاثوں کی اصلی اور حقیقی صورتحال کی معلومات کا حصول اور ان

Marfat.com

کے معاینہ کا نظم۔

(۵) ہر دو اقسام کے اثاثوں کے تعلق سے امت مسلمہ محمدیہ کے عامۃ الناس کو آگاہ کرنا۔

(۶) ہر دو اقسام کے اثاثوں کی اشاعت اور ان پر منظم کام کرنا اور اس تعلق سے امت میں موجود صلاحیتوں اور موجود اداروں کی توجیہ (Orientation) کرنا اور انھیں بروئے کار لانا۔

(۷) دوسروں کی تحویل میں موجود اثاثوں کی بازیابی کی کوشش کرنا۔

(۵) امت مسلمہ محمدیہ کی حیثیت کی بحالی میں ضروری فکری استعداد کی بحالی کے لئے موجود فکری و علمی اثاثوں کے تناظر میں علمی تیاری کے تعلق سے ضروری کام درج ذیل تھے:

(۱) امت مسلمہ میں موجود اولین اثاثوں (Primary Sources) کی اشاعت اور اس پر کام کا آغاز کرنا۔ تقریب فہم کے لئے صرف ایک مثال دیتا ہوں: ایلیٹ اور ڈاؤسن (Eliot & Dowson) نے "The History of India Told by Its own Historians" کے عنوان سے جن جن کتابوں کے اقتباسات اور تلخیصات کا ترجمہ شائع کیا ہے ان کتابوں کو ان کی اصل زبان میں بعینہ شائع کر کے امت کو ان کے محتویات سے براہ راست آگاہ کرنے کی صورت پیدا کرنا اور امت کے مابین انھیں محفوظ کرنا۔ اسی پر پورے عالم میں بکھرے ملی اثاثوں کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔

(۲) ماضی قریب کی صورتحال اور اس کے پیچ وخم اور در و بست کو راست سمجھنے کے لئے موجود اولین اثاثوں کی اشاعت اور اس پر کام کا آغاز کرنا۔

تقریب فہم کے لئے چند مثالیں دیتا ہوں:

(1) Aitchison C.U: Collection of Treaties, Engagements and Sunnads. Calcutta, 1909

جیسی کتابوں کی اشاعت اوران پر کام جن سے امت باخبر ہوتی کہ اس کی حیثیت نوعی اور حیثیت قانونی کیا ہے۔

(2) Middle East Treaties & Agreements, 2\Volumes, Oxford University Press.

آکسفرڈ کے ذریعہ شائع کردہ دوجلدوں پر مشتمل اس کتاب کی اشاعت اوراس کے ترجمہ کی اشاعت تا کہ امت باخبر ہوتی کہ ان کے اصل قاتلین کون کون ہیں اور ان کی کمیں گاہیں کہاں کہاں ہیں۔

(3) Clive Parry: The Consolidated Treaty Series, Oceana Publications Inc. New York.

جیسی کتاب اوراس کے ترجمہ کی اشاعت تا کہ امت باخبر ہوتی کہ ان کے اردگرد ان کے خلاف صدیوں سے کیا ہورہا تھا جس سے ان کے قائدین نے انھیں بے خبر رکھا۔

(۳) جناب یونس سلیم مرحوم اور دیگر افراد کے پاس محفوظ سلطنت آصفیہ کی تباہی کے دستاویزات اور معلومات کے ذخیرہ کی اشاعت اوران پر کام اوراسی طرح دیگر امور کے متعلق ذخائر کی اشاعت اوران پر کام مثلاً تقسیم ہند کے بعد ستر کی دہائی میں تیار کردہ نہال سنگھ رپورٹ۔

(۴) ہیک لیویٹ سوسائٹی (Hakluyat Society) کے ذریعہ شائع کردہ کتابوں کے تراجم کی اشاعت یا متعلقہ مواد کی تلخیص کی اشاعت۔

(۵) اورے کلیکشن (Orme Collection)، ہل کلیکشن "Hill" (Collecetion وغیرہ میں متعلقہ کتابوں کی اشاعت یا ان کی تلخیص۔

(۶) ایشیاٹک سوسائٹی کے ذریعہ کئے گئے کاموں کو محفوظ رکھنا اوراس سمت میں آگے کام کرنا۔

Marfat.com

(۷) دائرۃ المعارف عثمانیہ کی تباہی کے بعد اسی نہج پر قوم کا ازخود کام کا آغاز کرنا۔

(۸) منشی نول کشور پریس، نامی پریس اور مجتبائی پریس جیسے طباعتی واشاعتی اداروں کی تباہی کے بعد امت سے متعلق کاموں کو امت کے ذریعہ خود کرنا۔

(۹) سلطنت برطانیہ اور فرانسیسی سلطنت کے Declassified دستاویزات میں سے امت سے متعلق حصوں کی اشاعت کرنا۔

(۶) تاریخ عالم اور اقوام کی زندگی کے گہرے مطالعہ کے بعد یہ عاجز پورے جزم کے ساتھ کہتا ہے کہ مذکورہ قسم کے بڑے کام فی الواقع حکومت' اور 'دولت' سے تاریخ میں کبھی نہیں ہوئے۔ اور اگر ہوئے تو پائیدار اور ٹھوس نہیں ہوئے۔ ایسے پائیدار اور ٹھوس کام صرف

(۱) قوم میں موجود اصل قیادت کی بصیرت اور قوم کے لئے اس کے ایثار

(۲) اور قوم کے عزم اور قربانی

سے انجام پاتے رہے ہیں۔ قوم میں عزم اور قربانی کا جذبہ قیادت کی بصیرت اور قوم کے لئے ایثار سے پیدا ہوتا ہے۔

(۷) مذکورہ ان دو قسموں کے اثاثوں کے براہ راست مطالعہ کے بعد آئندہ کے خطوط کار کی اجمالی، تفصیلی، تجزیاتی، احصائی، اثاثوں کی امت میں تیاری اور اس کی اشاعت کرنا:

تقریب فہم کے لئے چند مثالیں دیتا ہوں۔

(۱) امت مسلمہ کو مسلم وغیر مسلم علاقوں کی ایسی معلومات کی فراہمی ـــــ جو امت کے عزائم، اور تاریخ کی آئینہ دار ہو مثلاً ایسے گزیٹیرس Gazatteers جو اہل مغرب نے پورے عالم اسلام سے متعلق اور ہندوستان میں بالخصوص 1833 سے قبل تیار کئے۔ یا ایسے گزیٹیرس جو 1858-1910 کے مابین تیار کئے گئے۔ یا ایسے گزیٹیرس جسے لارڈ کرزن نے اپنی نگرانی میں تیار کروایا۔

Marfat.com

(۸) امت مسلمہ محمدیہ کی قیادت نے گزشتہ دوسو سالوں میں مذکورہ دونوں امور یعنی:

(۱) امت کے فکری، علمی، تہذیبی، ثقافتی، اور تمدنی، اثاثوں کی بحالی اور

(۲) امت کی حیثیت کی بحال میں ضروری فکری استعداد کی بحالی کے لئے فکری و علمی اثاثوں کے تناظر میں علمی تیاری۔

کے تعلق سے امت کو صرف فریب دیا ہے۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(۹)

(۱) مملکت ہاشمیہ نے چند ٹکوں کے عوض بحر مردار کے سارے وسائل و یزات یہودیوں، راک فیلر فاونڈیشن (Rockefeller Foundation)، آکسفرڈ یونیورسٹی (Oxford University) اور یہودی یروشلم یونیورسٹی کے حوالے کر دیا۔

(۲) حکومت پاکستان نے سلطنت برطانیہ سے (تقریبا) خفیہ معاہدہ کر لیا کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کے فکری، علمی، تہذیبی، تمدنی، اثاثوں اور ان کی تاریخ سے متعلق اثاثوں اور ان کی تحویل کے دعوے سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہوتی ہے۔

(۱۰) امت مسلمہ محمدیہ کے قائدین کی گزشتہ سو سالوں کے دوران کیا صورت حال رہی ہے اس کا درج ذیل خاکہ تقریب فہم کے لئے زیادہ معاون ہوگا۔

(۱) حکمران: مسلم حکمرانوں میں بیشتر کو ان امور کے تعلق سے نہ شعور ہے نہ ادراک، نہ علم ہے، نہ سلیقہ، نہ ہمت ہے، نہ عزم اور نہ ہی خواہش۔

(۲) علماء و مشائخ: مسلم علماء و مشائخ میں بیشتر کو ان امور کے تعلق سے عام طور پر علم ہی نہیں ہے۔ اگر علم ہو بھی تو پرواہ نہیں، اس لئے کہ ان کا موجودہ دینی فہم ان امور کو حصول جنت کے لئے ضروری نہیں سمجھتا۔ مدارس میں ایسا کوئی علم دیا ہی نہیں جاتا جن سے اس تعلق سے پیدا ہونے والے تقاضے پورے کئے جائیں اور اگر بفرض محال کسی کو اس کا احساس بھی ہو

Marfat.com

جائے تو اس کا تناظر علمی اسے کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کر لے تو وہ حلقہ اس کی پزیرائی نہیں کرتا۔ یہی سبب ہے کہ مولانا سعید اکبرآبادی مرحوم کے بقول 15 یا 16 اگست کی شام کو مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے مولانا سعید اکبرآبادی اور مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کو اس جانب متوجہ کیا اور کہا کہ اب کرنے کے یہ کام ہیں۔ لیکن ان پچپن سالوں میں جو نتیجہ بر آمد ہوا وہ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ علماء و مشائخ کے تناظر علمی میں ان باتوں کی کوئی جگہ نہیں۔ ایک عام اندازے کے مطابق صرف 1947 سے اب تک ہندوستان میں عہد اسلامی کے لاکھوں میٹرک ٹن مخطوطات دیمک اور پانی کے نذر ہو گئے ہوں گے۔

(۳) سیاسی قیادت: بیسویں صدی کے آغاز سے ہی امت میں بے بصیرت اور بے علم قیادت کی تعداد بڑھنے لگی تھی۔ لیکن 1947 سے تو بے غیرت اور بے علم قیادت کی تعداد روز افزوں بڑھنے لگی۔ امت اتنی کمزور، بے حیثیت، بے عزم، اور بے نشاط کل تھی اور نہ آج ہے۔ یہ تو اس کی سیاسی قیادت تھی جس نے لوگوں میں مشہور کر دیا اور اقوام عالم نے باور کر لیا کہ امت اتنی ہی بے حقیقت ہے جیسی اس کی سیاسی قیادت۔ اس قیادت نے سرکاری اور غیر سرکاری پلیٹ فارموں سے صرف ایسے کام انجام دیئے جو ان کی سیاسی حیات کی ضمانت فراہم کرنے میں مددگار تھے خواہ ایسا کرنے میں امت کی ایمانی، فکری، علمی، اور طبعی موت ہی واقع کیوں نہ ہو جاتی۔

(۴) عصری علمی قیادت: بیسویں صدی کے آغاز سے امت کی عصری علمی قیادت فکری اور علمی طور پر غلام ہو کر غالب قوتوں کی ریکارڈ پلیئر ہو گئی۔ ان میں سے بعض تو اتنے بے حوصلہ ہو گئے کہ وہ عملاً مفت خور، اور شکم پرور ہو کر رہ گئے۔ مسلمانوں کے تحفظ کے لئے حاصل کردہ مراعات کے تحت قائم مسلم انتظام میں چلنے والے اسکولوں، کالجوں، اور یونیورسٹیوں میں یہ اپنی صلاحیتوں کو امت کی حیثیت کی بحالی کے لئے بروئے کار لانے کے لئے نہیں بلکہ اپنی عدم صلاحیت کے باوجود دنیا کے عیش و آرام سے فیضیاب ہونے کے لئے

Marfat.com

پناہ گزیں ہوئے۔ اپنی عدم صلاحیت کو چھپانے اور دنیادی عیش کو یقینی بنانے کے لئے انہوں نے وہاں کے نصاب تعلیم، طریقہ تعلیم اور نظام تعلیم کو معطل اور بے کار اور غالب قوتوں کی دریوزہ گری کرنے کے لئے مجبور کر دیا اور قوم کے بچوں کو اپنی طرح بے صلاحیت، بے حوصلہ اور شکم پرور بنا کر رکھ دیا۔

اقوام عالم کا مطالعہ بتاتا ہے کہ محصور و مجبور قوم کی صلاحیتیں اور قوت کار گھٹتی اور معطل نہیں ہوتیں بلکہ بڑھتی اور برقائی ہوئی ہو جاتی ہیں بشرطیکہ اس کی علمی قیادت با مقصد، باغیرت اور مخلص ہو۔ صرف ایسی محصور و مجبور قوم کی صلاحیت اور قوت کار گھٹ جاتی اور معطل ہو جاتی ہے جس کی علمی قیادت بے مقصد، بے غیرت اور غیر مخلص ہو چکی ہو۔

ملکی سطح ہو یا عالمی امت مسلمہ کے چلے آرہے قائدین کتنے بے حوصلہ بلکہ بے غیرت ہو چکے ہیں اس کا اندازہ حکومت ملائشیا کے ایک ذیلی ادارہ اصلی (ASLI) کی طرف سے مشہور امریکی جریدہ فارن افیرس مئی/جون (Foreign Affairs, May/June 2004) میں صفحات 43-42 کے مابین 'Malaysia 2004' کے عنوان کے تحت شائع چار صفحوں کے اشتہار سے کیا جا سکتا ہے۔

(۱۱) مذکورہ سارے کام نسبتاً کم وسائل اور کم صرفہ کے ساتھ بھی ہو سکتے تھے اور موجود وسائل، ڈھانچہ اور صلاحیتوں کو محض متوجہ (Oriented) کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ یہ بات ضرور ہے کہ ایسے کام خاموشی اور صبر آزمائی کے ساتھ ہی ہو سکتے تھے۔ مخلص اشخاص کے لئے خاموشی نعمت اور قوت ہوتی ہے غیر مخلص اشخاص کے لئے عذاب اور خودکشی۔ اس غیر مخلص قیادت نے گزشتہ پچاس سالوں میں اپنے مفادات کے سارے کام خاموشی سے اور امت کے مفادات کے سارے کام پر شور طریقے سے کئے اس لئے کہ وہ اپنی ذات کے لئے مخلص تھے اور امت کے لئے غیر مخلص۔

یہاں اس بات کا اظہار بے جا نہ ہوگا کہ امت مخلص حکمراں، علماء، مشائخ اور سیاسی و علمی قائدین سے یکسر خالی نہیں ہوئی لیکن ان کی تعداد اب آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں رہ گئی ہے۔ ایسے مخلصین نے کئی کام خاموشی سے کئے۔ اور اس عاجز کو اللہ تعالیٰ کی ذات کریم سے امید واثق ہے کہ وہ ایسے مخلصین کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور ان کا بہترین اجر عطا فرمائے گا۔

Marfat.com

تدبیر وتوجیہ۔۲ (حصہ ششم)

ربانی کائناتی ہم آہنگی کی بحالی

(۱) امت مسلمہ محمدیہ کو 'ربانی کائناتی ہم آہنگی کی بحالی' کی فی الفور کوشش کرنی چاہئے۔اس کی فی الفور ضرورت دو وجوہ سے ہے جو درج ذیل ہیں:

(۱) اللہ کی نصرت کے حصول کے لئے ـــــ اور

(۲) اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے۔

(۲) امت مسلمہ محمدیہ کو 'ربانی کائناتی ہم آہنگی کی بحالی' کے لئے فی الفور 'انفاقی عمل' یعنی انفاقی زندگی کی طرف انفرادی اور اجتماعی طور پر مراجعت کرنی چاہئے۔

(۳) 'ربانی کائناتی ہم آہنگی کی بحالی' کے لئے درج ذیل کام فوراً کئے جانے چاہئیں۔

(۱) کائناتی فساد میں کمی کرنا۔

(۲) ربانی کائناتی ہم آہنگی میں اضافہ کرنا۔

(۴) کائناتی فساد میں کمی درج ذیل طریقوں سے ہوسکتی ہے:

(۱) قتل ناحق: روئے ارض پر قتل ناحق سے اجتناب کرکے۔'قتل ناحق' کی بدترین شکل اہل ایمان کا ناحق قتل ہے۔اس کی کوشش کی جائے کہ مسلم معاشروں میں کوئی شخص ناحق قتل نہ کیا جائے۔اور اگر کسی کا قتل ناحق ہو تو قاتل پر حد ضرور جاری ہو۔

(۲) زنا: روئے ارض پر زنا سے اجتناب کرکے۔زنا بالرضاء ہو یا زنا بالجبر اس کا مسلم معاشروں سے تقریباً خاتمہ ہوجائے۔اگر بالفرض اس کا کوئی ارتکاب کرے تو اس پر حد ضرور

Marfat.com

جاری ہو۔

(۳) کسب حرام: روئے ارض پر حرام ذرائع سے دولت یا سامان حاصل کرنے کو ختم کرکے۔ موجودہ عصر میں مشہور حرام صورتیں درج ذیل ہیں:

(۱) سود

(۲) رشوت

(۳) ناجائز کمیشن

(۴) چوری

(۵) غصب

(۶) رہزنی

(۷) قزاقی

(۸) عصر حاضر کی قزاقی (Piracy)

(۹) نام نہاد 'حیل' کا سہارا لے کر حاصل کیا ہوا مال وغیرہ۔

(۴) رزق حرام: روئے ارض پر رزق حرام سے مراد ہے عینی طور پر یا حکمی طور پر حرام اشیاء سے استفادہ خواہ بشکل غذا ہو یا لباس یا رہائش۔ چنانچہ رزق حرام سے کلی اجتناب کرکے۔

(۵) حدود کی پامالی: روئے ارض پر اللہ کے مقرر کردہ حدود کو پامال کرنے سے اجتناب کرکے۔

(۶) شعائر اللہ کی بے حرمتی: روئے ارض پر اللہ کے شعائر کی بے حرمتی سے کلی اجتناب کرکے۔

(۷) حقوق کی پامالی: روئے ارض پر اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں اور چیزوں کا جو حق مقرر کیا ہے ان کو وہ حق نہ دینا اس کی پامالی ہے۔

Marfat.com

چنانچہ حقوق کی اس پامالی سے اجتناب کر کے۔

(۸) اسراف: اللہ تعالیٰ نے روئے ارض پر دیئے گئے مستقر اور متاع کے لئے جو حدود و قیود اور اقتصاد مقرر فرمایا ہے ان کی خلاف ورزی اسراف ہے۔ مشہور اور نمایاں اسراف درج ذیل ہیں:

(۱) بذر کرنا

(۲) کنز کرنا

(۳) عریانی کرنا

(۴) بے حیائی کرنا

(۵) فحاشی کرنا وغیرہ

چنانچہ ان امور سے کلی اجتناب کر کے۔

(۹) سبت: اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن تھوڑی دیر کے لئے 'سبت' کا حکم فرمایا ہے تا کہ روئے ارض پر صرف 'عبادت' کو چھوڑ کر سارے 'انسانی اعمال' بالکلیہ روک دئے جائیں۔ چنانچہ اس کا اہتمام کر کے اور اس کی پامالی سے کلی اجتناب کر کے۔

(۱۰) سبات: اللہ تعالیٰ نے رات کو 'سبات' قرار دیا ہے۔ لہذا عشاء کے بعد صبح صادق سے قبل تک روئے ارض پر مجاز کاموں کے سوا بقیہ تمام کاموں کا محدود ہو جانا سبات کا اہتمام ہے۔

چنانچہ سبات کی پامالی سے کلی اجتناب کر کے۔

(۱۱) بری اعمال: انسان فی واقع 'رجل اور رجال' ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بنیادی مصاف حیات 'بر' کو قرار دیا ہے لہذا اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال کو 'بری اصلی' بنائے۔ انسان کے بری اعمال پر ہی اس کے لئے 'نصرت' اور 'فتح' کا وعدہ ہے۔ 'نصرت اور فتح' فی الواقع 'بر' پر ہی آئے گی اور وہی معتبر ہے۔ چنانچہ غیر بری اعمال سے

Marfat.com

کلی اجتناب کرے۔

(۱۲) ریڈیو ویو اعمال: اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ 'ریڈیو ویو' سے متعلق اعمال سے جلد از جلد یا کم از کم حتی الوسع اجتناب کرے۔ 'ریڈیو ویو' سے متعلق اعمال درج ذیل ہیں:
ٹیلیفون، ٹیلکس، موبائیل، ریڈیو، ٹیلی ویژن، فیکس، انٹرنیٹ، نیٹ ورکنگ، کنورجنس مائکرو ویو سسٹمز وغیرہ۔

(۱۳) مصحف کی بے حرمتی: روئے ارض پر 'کتاب اللہ' کی بے حرمتی سے کلی اجتناب کرکے۔ عصر حاضر میں روئے ارض پر 'کتاب اللہ' کی بے حرمتی درج ذیل طریقوں سے زیادہ ہو رہی ہے:

(۱) مصحف کا غیر مسلموں کے ہاتھوں، گھروں اور علاقوں میں ہونا۔

(۲) مصحف کی طباعت، بائنڈنگ اور ترسیل میں جدید طریقوں کا رائج ہونا۔

(۳) مصحف کی ریڈیو، ٹی وی پر ریکارڈنگ اور اس کے کیسٹس تیار ہونا اور انٹرنیٹ پر اس کا جاری ہونا۔ کم از کم مسلمانوں کی جانب سے۔

(۵) 'ربانی کائناتی ہم آہنگی' میں اضافہ درج ذیل طریقوں سے ہو سکتا ہے:

(۱) 'اقامت طہارت' کرکے۔ اقامت طہارت سے مراد ہے

(۱) اکثر اوقات باغسل، باوضو، یا باتیمم رہ کر

(۲) لباس، مکان، مقام، یعنی عبادت کی جگہ کو پاک رکھ کر

(۳) حیض اور نفاس میں صحبت سے اجتناب کرکے۔

(۲) اقامت صلوۃ کرکے۔

(۳) اقامت جہاد کرکے۔

(۴) اقامت ذکر و تسبیح کرکے۔ اقامت ذکر و تسبیح کے تحت بنیادی طور پر چند اعمال

Marfat.com

آتے ہیں:

(۱) قرآن پڑھنا۔یعنی

(۱) قراءت قران کرنا(قراءت قران سے مراد معروف قراءت نہیں بلکہ اس طرح صوتیوں کی ادائیگی ہے جس طرح حضرت جبرئیل نے آنحضور ﷺ کے قلب پر کی تھی۔

(۲) رتل قران کرنا۔

(۳) تلاوت قران کرنا۔

(۲) تعوذ،بسملہ،تسبیح،تحمید،تکبیر،استغفار،اور درود پڑھنا۔

(۳) سلام کو پھیلانا۔

(۵) اکتشافی ماحول واعمال سے ہجرت کر کے انفاقی ماحول اور اعمال کی طرف جانا۔

(۶) روئے ارض پر زیادہ سے زیادہ۔

(۱) پھل دار اور سایہ دار پیڑ لگا کر۔

(۲) گھاس لگا کر۔

(۳) گھوڑے اور اونٹ پال کر۔

(۴) گائے،بھیڑ اور بکری پال کر۔

(۶) 'ربانی کائناتی ہم آہنگی' کی بحالی کی کوشش ہر دو سطح پر فی الفور کی جانی چاہئے یعنی:

(۱) انفرادی سطح پر یعنی ہر فرد مومن اور مومنہ کے ذریعہ۔

(۲) اجتماعی سطح پر یعنی تمام عالم کے مسلمانوں کے ذریعہ۔

☆☆☆

Marfat.com

معرکۂ دجّالِ اکبر

تفکیر، تدبیر اور تعمیل

جلد اوّل

اَسرارِ عالم

دارالعلم، نئی دھلی

Marfat.com